بَراءۃِ
اہلِ حَدیث

افادات

علامہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

مترجم

ڈاکٹر ابو عمیر خورشید احمد شیخ حفظہ اللہ

تصحیح ونظرثانی

شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

بَراءۃِ اھلِ حَدیث

افادات

علّامہ سیّد ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ڈاکٹر ابو عمیر خورشید احمد شیخ حفظہ اللہ

تصدیر و نظر ثانی

شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

❖ نامِ کتاب	بَراءۃ اَھلِ حدیث
❖ افادات	علّامہ سیّدابومحمد بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ
❖ مترجم	ڈاکٹر ابوعمیر خورشید احمد شیخ حفظہ اللہ
❖ تقدیم وتصحیح	حافظ عبدالحمید گوندل حفظہ اللہ
❖ تصدیر ونظرِ ثانی	شیخ ابوعدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ
❖ کمپوزنگ	ابومحمد شاہد ستار
❖ طبع اول	۱۴۲۸ھ ، ۲۰۰۷ء
❖ تعداد	۳۰۰۰
❖ ناشر	توحید پبلیکیشنز ، بنگلور (انڈیا)

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1-چارمینار بک سنٹر
چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰ ۰۵۱

2-دار التوعیة
اسلامی سی۔ڈیز، کیسیٹس اور بک ہاؤس۔
نمبر: ۷، فرسٹ کراس، چارمینار مسجد روڈ
فون: ۲۵۵۴۹۸۰۴-۰۸۰
شیواجی نگر، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

1-Charminar Book Center
Charminar Road, Shivaji Nagar,
BANGALORE-560 051
2.Darul Taueyah
Islamic Cassettes, Cds & Books House,
Door# 7, Ist Cross
Charminar Masjid Road
SivajiNagar Bangalore-560 051
Tel:080-25549804

Emailto: tawheed_pbs@hotmail.com

فہرستِ مضامین

تصدیر

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ ،وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلا ھَادِيَ لَہٗ ،وَأَشْھَدُ أَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.اَمَّابَعْدُ!

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

بہت سارے مسائل پر گرما گرم بحثوں کے بعد اہلحدیث اور اہلِ تقلید میں کچھ ٹھہراؤ آ گیا تھا اور طرفین کو ہی پتہ چل گیا تھا کہ کون کتنے پانی میں ہے اور اسکا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ نوجوان نسل جوق در جوق قافلۂ عمل بالحدیث میں داخل ہونے لگی جسے دیکھ کر اہلِ تقلید کی ہنڈیا میں پھر ابال آنا شروع ہو گیا اور انہوں نے کئی ہتھکنڈوں سے نوجوانوں کو اپنی طرف مائل کرنا شروع کیا۔بعض مقامات پر تو بڑے اوچھے ہتھکنڈے اختیار کیئے گئے مثلاً:

① پرانے مسائل کو چھیڑ کر سلفی حضرات کو گالی گلوچ ،رسائل و کتب کی تالیف و توزیع اور مساجد تک کو جلانے اور گرانے کی کاروائیاں پاکستان اور انڈیا میں احناف نے کی ہیں۔پاکستان کے صوبہ سرحد ضلع مانسہرہ شہر بٹگرام کی مسجد عثمان بن عفان کو مقامی متعصب احناف نے آگ لگا دی۔یہ واقعہ ۲۰۰۴ء کا ہے اور اس مسجد کے متولی شیخ عمر خطاب الریاض میں موجود ہیں۔ان سے تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔اسلام آباد سے شائع ہونے والے ''سیاحۃ الامۃ'' نامی ماہنامہ (عربی) اور بعض دیگر اخبارات میں اس واقعہ کے بارے میں کئی صفحات میں رپورٹ شائع کی گئی تھی۔جلتی مسجد میں قرآن کے نسخے (مع اردو ترجمہ وتفسیر، احسن البیان) بھی جلنے لگے۔بعض لوگوں کے توجہ دلانے پر کہا گیا کہ ''جلنے دو یہ سعودی قرآن ہے۔''

② آندھرا پردیش ہندوستان کے شہر گنٹور میں ابھی پچھلے ماہ رمضان میں سلفی خواتین نے اپنی ایک مسجد میں باجماعت تراویح کیلئے آنا شروع کیا، احناف نے روکنا چاہا شور مچایا، سر پھوڑے اور مسجد کو گرادیا گیا۔

③ آندھرا کے ہی ایک شہر گرم کنڈا میں ہی ایک سلفی عالم کو مسجد میں بند کر کے جبراً اس بات پر دستخط کرنے پر مجبور کیا گیا کہ میں مناظرے میں ہار گیا ہوں جبکہ کوئی مناظرہ ہوا ہی نہیں۔

④ ایک مفتی ''معصوم'' نے پچھلے دنوں ہندوستان میں شور مچائے رکھا کہ اہلحدیث ہمیں حدیث سے بلکہ قرآن وحدیث سے اکٹھا کلمہ لکھا دکھائیں۔ اس طرح غیر مسلم عوام کی نظر میں اسلام کی بنیاد کو مشکوک کر دینے کی احمقانہ کوشش کی گئی۔

⑤ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو غیر فقیہہ قرار دینے والوں نے بعض سکول ماسٹروں کو اپنا فقیہہ ومناظر بنا کر میدان میں اتار دیا جس نے اہلحدیث کو سبّ وشتم، علماء حق کی تحقیر وتخفیف حتیٰ کہ قرآن وحدیث پر نہ صرف اعتراضات بلکہ قرآن سازی اور حدیث سازی سے بھی اپنے دامن کو نہ بچایا۔ اگر تفصیل مطلوب ہو حافظ زبیر علی زئی کی تالیف ''امین اوکاڑوی کے پچاس جھوٹ'' ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی کی تالیف ''قرآن وحدیث میں تحریف'' اور ہماری کتاب ''اندھی تقلید وتعصب میں تحریفِ کتاب وسنت'' اور ایسی دیگر کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

ماسٹر اوکاڑوی نے اپنی تحریر وتقریر میں دشنام طرازی شروع کیئے رکھی۔ اپنی اسی سعیٔ نامشکور کے ضمن میں حضرت العلاّم ابو محمد سیّد بدیع الدین شاہ صاحب کے آبائی علاقہ سندھ کے شہر نیوسعید آباد میں جاکر تقریر کی اور اہلحدیث پر بے جا اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی جس کا جواب یہ زیرِ نظر کتاب ہے۔

حضرت العلاّم راشدیؒ کی تحریر ''جوابِ آں غزل'' کے باوجود سنجیدگی ومتانت اور تحقیق وشرافت کا رنگ لیئے ہوئے ہے لیکن ماسٹر صاحب کے یہاں بہت سارے مسائل ہی

ایسے ہیں کہ انہیں صرف نقل کردینا بھی تحریر کو تلخ کردیتا ہے اور زیرِ نظر رسالہ میں اگر کہیں تلخی محسوس ہوتی ہے تو اسکا سبب یہی ہے کیونکہ دوسروں کو فرقہ واریت وخلفشار پھیلانے کا الزام دینے والے جب خود ہی دجل وفریب کاری میں مبتلا ہوجائیں تو انہیں آئینہ دکھانے کیلئے مجبوراً انہی کی زبان میں بات کرنا پڑتی ہے۔امید ہے کہ حق پسند قارئین خود ہی اندازہ کرلیں گے کہ اس موازنہ میں کونسا پلڑا بھاری ہے۔واللہ الموفّق

۱۴۲۸/۶/۲ھ
۲۰۰۷/۶/۱۷ء

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ الخبر
داعیہ متعاون مراکز دعوت وارشاد
الدمام،الظہران،الخبر (سعودی عرب)

عرضِ مترجم

حضرت العلام استاذی المکرّم سید ابومحمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کی تبلیغی مساعی سے جماعتِ اہلِ حدیث کی تعداد میں روزافزوں اضافہ ہورہا ہے۔ قرآن وحدیث کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ نے ۶۰ کتب عربی زبان میں، ۳۲، کتب اردوزبان میں اور ۲۱ کتب سندھی زبان میں تصنیف فرمائی ہیں۔

کتابِ ہذا ''براءۃ اہلِ حدیث'' جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی کی طرف سے جماعتِ اہلِ حدیث پر لگائے گئے الزامات کا علمی انداز سے جواب ہے۔

ماسٹر اوکاڑوی نے نیوسعید آباد میں تقریر کے دوران جماعتِ اہلحدیث پر غلط اور جھوٹے الزامات لگائے تھے اس کے جواب میں حضرت العلام استاذی المکرّم سید ابومحمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰/اگست ۱۹۸۴ء کو اسٹیشن گراؤنڈ نیوسعید آباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر کے ان الزامات کا علمی انداز سے جواب دیا چونکہ شاہ صاحب کی تقریر سندھی زبان میں تھی جسے تنظیمِ نوجوانانِ اہلِ حدیث نیوسعید آباد ضلع حیدرآباد سندھ نے ٹیپ مانیٹرنگ کے ذریعے سندھی زبان میں شائع کیا تھا لہٰذا مضمون کی افادیت اور اہمیت کے پیشِ نظر اس کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔ اس ترجمہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ خود حضرت العلام استاذی المکرّم نے ازراہِ شفقت اس ترجمہ کو غور سے پڑھا اور جہاں ضروری سمجھا تصحیح فرما کر شائع کرنے کی اجازت فرمائی۔

اللہ جل شانہ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر سی کوشش کو شرف قبولیت عطاء فرمائے اور اس کتاب کے ذریعے حق کو واضح فرما کر قارئین کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے تا کہ تقلید کی بندشوں سے آزاد ہو کر کتاب وسنت کی صحیح تعلیمات سے مستفید ہوسکیں۔

ڈاکٹر ابوعمیر خورشید احمد شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ ،وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِيَ لَہٗ ،وَأَشْھَدُ أَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.اَمَّابَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

﴿بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ (سورۃ الأنبیاء:۱۸)

’’(نہیں) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور جھوٹ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو ان سے تمہاری ہی خرابی ہے۔‘‘

قارئینِ کرام! اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے یہ دراصل استاذ الاساتذہ شیخ العرب والعجم علاّمہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تقریر ہے جو آپ نے ماسٹر امین اوکاڑوی کے الزامات کے جواب میں ۱۰/اگست ۱۹۸۴ء کو اسٹیشن گراؤنڈ نیوسعید آباد سندھ میں ایک جلسۂ عام میں کی تھی۔

اگرچہ شیخ العرب والعجم العلاّمہ المحدّث سید بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک اسکول ٹیچر کا موازنہ کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے بلکہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر ماسٹر امین اوکاڑوی جیسے لوگوں کی کسی بات کا جواب دیا ہے تو یہ ماسٹر صاحب اور ان جیسے لوگوں کی عزت افزائی ہے ورنہ کہاں ’’دو دونی چار‘‘ کا پہاڑہ پڑھانے والا اسکول ٹیچر اور کہاں مفسرِ قرآن محدّث العصر اسماء الرجل

میں یدطولیٰ کے مالک علم کے بحرِ ذخار۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

مگر جب مذہبی تعصب اس انتہاء کو پہنچ جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تو درجۂ اجتہاد سے گرادیا جائے اور علم وتفقہ کا دعویٰ کرنے والے سوادِ اعظم کا راگ الاپنے والے بڑے بڑے جامعات بنا کر کئی کئی گز کی پگڑیاں باندھ کر علّامہ ومفتی کہلوانے والے ایک اسکول ٹیچر کو مناظر بنا کر، اہل حق پر دشنام طرازی، قرآن وحدیث پر اعتراضات اور علمائے حق کی تحقیر کیلئے شُتر بے مُہار کی طرح کھلا چھوڑ دیں تو ایسے میں مجبوراً داعیانِ قرآن وسنّت کو دینِ حنیف ''مسلکِ حقہ'' قرآن وحدیث کے دفاع کیلئے بلالحاظِ مراتب اپنا دینی فریضہ نبھانے کیلئے میدان میں آنا پڑتا ہے۔ خیرالقرون کے بعد وجود میں آنے والے خودساختہ مذاہب کی فطرت ہی ایسی ہے کہ دنیا میں ''اول بیت وضع للناس'' جو کہ دراصل ''قیاماللناس'' یعنی نوعِ انسانی کی وحدت کو قائم کرنے کیلئے بنایا گیا تھا اور جو البیت العتیق یعنی آزادی کا نشان تھا۔ وہاں بھی اپنی فطرت سے مجبوران دشمنانِ وحدتِ امت نے چار مُصلے لگائے، اللہ کے گھر کو بھی تفرقہ سے مبرّا نہ رہنے دیا، ایسے لوگ جب مسلسل اللہ کے دین قرآن وحدیث پر اعتراض کریں۔ داعیانِ قرآن وسنّت پر الزام تراشیاں کریں تو پھر اہلِ حق بھی ان کے نام نہاد دلائل کو ھباءً منثوراً کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ فرقہ واریت کو ہوا دینا معیوب ہے، امتِ مسلمہ کو حبل اللہ اور عُروہ وثقیٰ پر متفق کرنا علماء کی ذمہ داری ہے مگر جب علماء کے لبادے میں ماسٹر اوکاڑوی اور ان جیسے لوگ امت کو فرقوں میں تقسیم کریں اور مسلکِ اہلِ حدیث پر بے بنیاد الزامات لگائیں تو ان کو انہی کی زبان میں جواب دینا لازمی ہو جاتا ہے ورنہ خاموشی کو لوگ بزدلی یا ناکامی سمجھ لیتے ہیں اور باطل کو کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے پزیرائی حاصل ہونے لگتی ہے۔ دیوبند مکتبِ فکر نے ہمیشہ جماعتِ اہلحدیث کو نقصان پہنچایا ہے اور وہ اس طرح کہ جہاں ان کو اپنی شکست کا خطرہ ہو یا ان

کی طاقت کم ہو تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اہلِ حدیث سے کوئی اختلاف نہیں، ہمارا عقیدہ ایک ہے، ہم سب مل کر بدعتیوں اور مشرکین کے خلاف کام کریں گے مگر عملاً ان کے سارے مناظرے، سارے جلسے، ساری کتابیں اور سارے فتوے جماعتِ اہلِ حدیث کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر کہیں اہلِ حدیث کی مسجد بننے لگتی ہے تو دیوبندی حضرات ہی سب سے زیادہ مخالفت کرتے ہیں، اگر مسجد بریلوی کی ہو یا شیعوں کا امام باڑہ بن رہا ہو تو دیوبندی کبھی اعتراض نہیں کرتے۔ ان کی کتابیں دیکھیں تو سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ کسی طرح نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں غلطیاں نکالیں، دین کو نامکمل ثابت کریں، جماعتِ اہلِ حدیث کو دین سے خارج ثابت کریں جبکہ بریلویوں کے خلاف ان کی کتنی کوششیں ہیں؟

یہ اس لیئے کہ ان کا مذہب ایک ہے، ان کی فقہ ایک ہے، ان دونوں کے مذاہب انڈیا کے شہروں کے نام پر مبنی ہیں، انہیں اس بات کی توفیق نہ ہوئی کہ اپنے مذہب کا نام مکہ، مدینہ یا پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے۔ پاکستان بننے سے قبل بھی ان کے مناظرے اہلِ حدیث سے ہوتے تھے اور اب پاکستان میں جب ان کے پاس کوئی مستند عالم اس قابل نہ رہا تھا کہ وہ اپنے خودساختہ مذہب کا دفاع کر سکیں تو ایک اسکول ماسٹر کو مناظرِ دیوبندیت بنا کر اہلِ حدیثوں کے خلاف تبرابازی کی ڈیوٹی پر لگا دیا۔ آج جبکہ وہ آنجہانی ہو چکے ہیں، میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ غالباً ماسٹر صاحب نے اپنی زندگی میں نہ تو کبھی کسی شیعہ کے خلاف تقریر کی ہے نہ مناظرہ، نہ کسی بریلوی کے خلاف کتاب لکھی نہ کوئی مناظرہ کیا ہے۔ اس کی ساری زندگی قرآن، حدیث اور اہلِ حدیث کے خلاف کام کرتے گزری، موضوع روایات، قرآن میں تحریف، احادیث کا ردّ، غرض جو کچھ بھی کرنا پڑے دیوبندی حضرات کرنے سے دریغ نہیں کرتے، انہیں اللہ کا خوف ہے نہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کا پاس، صرف اپنا خودساختہ مذہب ثابت کرنا ہے اس کیلئے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مجتہد ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ایک اسکول ٹیچر کو عالم کی مسند پر بٹھاتے ہیں مگر سب کوششیں بیکار، سب جتن

برباد، سارے مکروفریب تارِ عنکبوت،

❀ اس لیۓ کہ اللہ کا دین جب کفارِ مکہ ختم نہ کرسکے، یہودی اسرائیلیات شامل کر کے اس کو مشکوک نہ کرسکے، اہلِ فارس کی موضوعات اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔

❀ اس لیۓ کہ اس وقت بھی محدّثین رحمہم اللہ نے ان تمام سازشوں کا مقابلہ کیا اور آج بھی اہلِ حدیث اس مشن کو کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

امین اوکاڑوی جیسے لوگوں کی زندگیاں ختم ہوگئیں، ان کی تفقہ، منطقیت، تحریفات، احادیث کا ردّ اور علمائے حق کی تنقیص، یہ سب کچھ کسی ایک بھی اہلِ حدیث کو اپنا مسلک چھوڑنے پر آمادہ نہ کرسکیں جبکہ اللہ کے فضل سے ان کے بڑے بڑے جید علماء خودساختہ مذہب کو خیرباد کہہ کر مسلکِ حق کو اختیار کررہے ہیں۔

❀ اس لیۓ کہ اہلِ حدیث کی دعوت اتنی خالص اور قرآن وحدیث کے سچے دلائل پر مبنی ہے کہ جو بھی ذی عقل، تعصب سے بالاتر ہوکر ان دلائل کو سنتا ہے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا جبکہ دیگر مذاہب والے اپنے آئمہ کے اقوال، مفتیوں کے فتوے اور علماء کی آراء کی طرف دعوت دیتے ہیں، کہاں وحیٔ الٰہی اور کہاں قیل وقال کی سعیٔ لاحاصل۔ ع

چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک

اہلِ حدیث خود کو ان فرقوں کا مقابل نہیں سمجھتے۔

❀ اس لیۓ کہ یہ چاروں مذاہب خود ہی ایک دوسرے کے معارض ومقابل ہیں۔ ان کی آپس کی چپقلش اور فقہی موشگافیوں سے تنگ آکر ہی متلاشیانِ حق مسلکِ اہلِ حدیث اختیار کرتے جارہے ہیں جو تمام تعصّبات وتفرقات سے بالاتر ہوکر امت مسلمہ کو صحیح دین یعنی قال اللہ اور قال الرسول کی دعوت دیتا ہے، اپنے عالم، مفتی یا امام کے اقوال کی طرف نہیں بلاتا۔ اہلِ حدیث کا عقیدہ ہے کہ قرآن نے آکر دین کو مکمل کردیا ہے اور تمام مسلمانوں سے کہہ دیا ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

(سورۂ آلِ عمران: ۱۰۳)

''سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو، آپس میں تفرقہ بازی مت کرو، (فرقوں میں تقسیم مت ہو)''۔

دین کے اس اصل الاصول کو اپناؤ۔ اسی میں تمہاری فلاح ہے۔ اگر کسی امام یا عالم نے اپنی معلومات اور محنت وکوشش سے کبھی دین کی خدمت اور امت کی رہنمائی کی ہے تو اہلِ حدیث اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آئمہ اور مجتہدین کا احترام کرتے ہیں، فقہ کی قدر کرتے ہیں، علماء سے مسائل پوچھنا اور مفتیوں سے فتاویٰ لینا دین کی ضروریات میں سے سمجھتے ہیں۔ مگر جو کچھ اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے، اسے تسلیم نہیں کرتے اور اگر کوئی شخص یا کوئی مذہب عوام کو قرآن وحدیث کے خلاف کسی بات کی طرف دعوت دیتا ہے تو اہلِ حدیث اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس کا ردّ کریں، مقابلہ کریں، ملت کو صحیح دین سے آگاہ کریں۔ یہی کچھ اہلِ حدیث کے عوام اور علماء کرام کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اِن شآءاللہ

شیخ العرب والعجم علاّمہ سید ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی ایک تقریر ''براءۃِ اہلِ حدیث'' بھی اس سلسلے کی ایک تحقیقی، جراتِ مندانہ، چشم کشا، بے باکانہ اور یادگار تقریر ہے جس نے دیوبندیت کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس میں نہ تو ماسٹر اوکاڑوی کی طرح عامیانہ زبان استعمال کی گئی ہے اور نہ کسی اسکول ٹیچر کی طرح بچوں کو بہلانے والے لطیفہ نما دلائل ہیں بلکہ قرآن و حدیث، تاریخ، دیوبندی کتب اور اخباری حوالہ جات سے ثابت شدہ ایسے ٹھوس دلائل ہیں کہ جو کسی بھی غیر متعصب شخص کو تقلید کے اندھیرے سے قرآن وحدیث کی روشنی کی طرف لانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مذکورہ تقریر شاہ صاحب رحمہ اللہ نے سندھی زبان میں کی تھی، پھر سندھی زبان میں

شائع ہوئی اور پھر اردو زبان میں شائع ہوئی اور عوام وخواص میں قبولِ عام کا درجہ حاصل کیا۔ اب الدار الراشدیہ [1] نے اسے مزید جاذب نظر اور تصحیح و تنقیح کے بعد شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، امید ہے کہ شاہ صاحب کی دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی دینِ حق کی تبلیغ کا اہم ذریعہ ثابت ہوگی اور فرقہ واریت پھیلانے والوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کر کے تقلید کی جکڑ بندیوں میں قید لوگوں کو قرآن وحدیث کی آزاد فضا میں لانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ ان شآء اللہ

اللہ سے دعا ہے کہ اسے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیلئے صدقۂ جاریہ بنائے اور ناشران ومعاونین کی مساعی کو اپنے دربار میں قبول فرمائے، آمین۔

حافظ عبدالحمید گوندل

خطیب جامع مسجد صراطِ مستقیم

(1) اب اسے ''توحید پبلیکیشنز'' بنگلور (انڈیا) کی طرف سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ابوعدنان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ ،وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌمَّجِيْدٌ.

اَمَّا بَعْدُ : فَاِنَّ خَيْرَ الْكَلَامِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، و كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ. ﴿الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾

”جو بات کو سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔“ (سورۃ الزمر:۱۸)

صدر گرامی قدر و معزز قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

ہم ہمیشہ مثبت پہلو پیش کرتے ہیں یعنی اپنے مسلک کو قرآن وحدیث کے روشنی میں پیش کرتے آئے ہیں اور پھر ان پر اعتراضات ہوتے ہیں تو اس کا جواب دیا جاتا ہے مگر اس وقت آپ لوگوں (یعنی دیوبندی حضرات) نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بہت افسوسناک ہے۔ اصولاً ہر کسی کو حق ہے کہ اپنا مسلک بیان کرے اور اس پر اپنے دلائل پیش کرے، اس ضمن میں کسی کے لیئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، سننے والوں کو چاہیئے کہ سب کی باتوں کو سنیں اور اُن میں سے جو بات صحیح ہو اُس کا انتخاب کریں۔

عقل کا تقاضا

اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کا یہ طریقہ بتایا ہے۔

﴿الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (سورۃ الزمر:۱۸)

"جو بات کو سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔"

صرف اتنی سی بات ہے، کوئی جھگڑا نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کسی کا پابند ہے، مگر یہ طریقہ اختیار کرنا کہ جماعتِ اہلِ حدیث پر حملہ کرنا، اسے برے الفاظ سے متہم کرنا اور اسے شیطانی جماعت کہنا، کبھی انگریزی جماعت کہنا وغیرہ وغیرہ، یہ الفاظ استعمال کرنے کے بعد آپ نے سعید آباد کے باشندوں کو مجبور کیا کہ وہ تمہارا پول کھولیں۔ اب سنیئے ! ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اب آیئے اور کان کھول کر سنیئے، اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو اور ہم کہاں سے آئے ہیں؟ ؎

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

اب آئینے کے اندر اپنا چہرہ دیکھیئے چونکہ آپ نے ہمیں مجبور کیا ہے ورنہ ہم نے ہمیشہ مثبت پہلو اختیار کیا ہے۔ نیز ہم اس بات کے خلاف ہیں کہ کسی کے عیب کھول کر بیان کریں۔

ہماری دعوت

آپ خود تحقیق کریں۔ہم آپ کو بار بار دعوت دیتے ہیں۔

میرے بھائیو! مولویوں کی باتوں کو آپ چھوڑیں،قرآنِ کریم اور حدیثِ شریف کا آپ کی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔آپ کو چاہیئے کہ آپ خود اسے پڑھیں اور اس کے حاشیہ کو نہ پڑھیں۔آپ پر حقیقت خود بہ خود واضح ہو جائے گی۔ہماری تقریروں پر بھی آپ نہ جائیں۔آپ خود جا کر دیکھیں (مطالعہ کریں) اور قرآن وحدیث میں جو چیز ملے اسے لے لیں۔ہم نے کبھی یہ نہیں کہا فلاں عالم کی نہ مانو،صرف ہمیں مانو،نہ ہی اس طرح کوئی اور ہماری طرف سے کہے گا۔ہماری دعوت یہی ہوتی ہے(یعنی قرآن وحدیث کی تبلیغ) مگر آپ کے رویئے سے مجبور ہو کر ہمیں کچھ کہنا پڑتا ہے۔اب آپ کو بھی ہم سے وہی امید رکھنی چاہیئے کہ جس طرح آپ نے اپنے سینے کا بخار نکالا ہے اسی طرح دوسرے کی بات بھی ٹھنڈے دل سے سنیں۔ہمیں بھی حق ہے جس طرح آپ نے ہمیں سنایا ہے اسی طرح ہماری بھی سننی پڑے گی۔

محمدی جماعت

آیئے آپ کو بتائیں کہ ہماری جماعت حضرت محمد ﷺ کی جماعت ہے۔یہ کسی کی طرف منسوب نہیں ہے بالکل سیدھے راستہ پر نبی ﷺ کی جماعت ہے جسے اللہ جل شانہ نے مقرر فرمایا ہے اور ہماری نسبت بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہی کی طرف ہے۔جن کی نسبت سے ہم مکی مدنی کہلاتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کا اصل وطن ہے۔مکہ مکرمہ سے (ہجرت کے بعد) آپ ﷺ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر ہوئے اس لیئے ہمارا مذہب مدینہ والے کا مذہب ہے۔جہاں ہمارے امام حضرت محمد ﷺ آرام فرما ہیں۔جہاں انہوں نے اسلامی نظامِ حکومت نافذ کیا اور وہیں سے تمام عالم کی اصلاح فرمائی۔ہماری نسبت اسی ذاتِ والا کی طرف ہے۔

اہلِ حدیث کی نسبت

دوسری طرف لوگوں کی نسبتیں مختلف ہیں۔ کسی کی کسی شہر کی طرف نسبت ہے، کسی کی کسی وطن کی طرف نسبت، تو کسی کی کسی قوم کی طرف یا کسی فرد کی طرف نسبت۔ پھر تم ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتے ہو؟ تم جس کے پیچھے (یعنی جس کی اتباع میں) لگے ہوئے ہو یا جس امام یا پیر کے پیروکار ہو اس میں فلاں قسم کے عیوب یا خامیاں ہیں لیکن ہمارے امام و پیشوا ان تمام عیوب اور خامیوں سے پاک ہیں۔

برادران! اس مقابلے کے ہم قائل ہی نہیں ہیں۔ ہمارا اسٹیج علیحدہ ہے اور تمہارا اسٹیج دوسری زمین کے اوپر ہے یعنی تم امتیوں کے پیچھے لگنے والے ہو، ہم امتیوں کے پیچھے لگنے والے نہیں ہیں۔ ہم سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے پیروکار ہیں۔ یہاں ایک ہی لفظ میں ہمارا اور تمہارا فرق ظاہر ہو گیا ہے۔ باقی دوسری نسبتوں کے ہم قائل نہیں۔ ایک آدمی کا قصّہ میں آپ لوگوں کو پہلے بھی بتا چکا ہوں، اب پھر سناتا ہوں۔ ریل میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ دیوبندی ہیں؟ میں نے کہا بھائی میں سعید آبادی ہوں۔ وہ سمجھا کہ میری بات نہیں سمجھے، تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کہا جنابِ عالی! میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ دیوبندی ہوتے ہیں؟ میں نے کہا بھائی میں سعید آبادی ہوں۔ کہنے لگے میرا مطلب یہ ہے کہ کچھ علماء دیوبندی ہوتے ہیں اور دوسرے عملاء بریلوی ہیں، اس لیئے میں نے آپ سے پوچھا ہے۔ میں نے کہا بھائی بریلی شہر میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہاں البتہ دیوبند شہر گاڑی میں گزرتے ہوئے دیکھا ہے، باقی میں سعید آباد میں رہتا ہوں اس لیئے میں سعید آبادی ہوں۔ کہنے لگا جناب رہائش اور وطن نہیں پوچھتا، میں نے کہا: بھائی پھر کیا پوچھتے ہو؟ کہنے لگا میں پوچھتا ہوں کہ بعض مذہب کے دیوبندی ہوتے ہیں اور دوسرے مذہب کے بریلوی ہوتے ہیں۔ میں نے کہا مذہب پوچھتے ہو؟ کہا جی ہاں۔ میں نے کہا مذہب کے لحاظ سے میں مدنی ہوں۔ پھر آپس میں کہنے لگے یہ تو وہ۔۔۔۔ ہے۔ کیا کہنے لگے انہی کو خبر ہے۔

حقیقی آزادی

ہم نے اپنے آپ کو اس چیز سے آزاد سمجھا ہے کہ کسی شہر کے پابند ہو رہیں یا کسی شہر کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں یا کسی عام ہستی کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں۔ ہمیں اللہ جل شانہٗ نے ایسی ہستی عنایت فرمائی ہے کہ قیامت تک ان کے سوا کسی دوسری ہستی کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہمارے لیئے شہر بھی انہی کا ہے، ہمارے لیئے قیادت بھی انہی کی ہے اور ہمارے لیئے مذہب بھی انہی کا عطا کردہ ہے (جو مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰہِ ہے) ہم اس میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتے کہ دوسری طرف جھانک کر دیکھیں، شاید تمہیں کچھ نظر آیا ہوگا جبھی دوسری طرف گئے ہو۔ ہمیں تو (اپنی قیادت میں) کوئی قابلِ اعتراض چیز نظر ہی نہیں آئی۔

انگریز اور قرآن وحدیث؟

باقی یہ کہنا کہ سو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ انگریز نے ہمیں اٹھایا ہے یا انگریز نے ہمیں میدان میں اتارا ہے یا ملکہ وکٹوریہ نے اس جماعت کو (ظہور بخشا) ہے۔ لیکن ذرا سوچو کہ قرآن وحدیث کو انگریز سے کیا واسطہ؟ قرآن وحدیث تو خالص چیز ہے بھلا اس میں انگریز کیا کرسکتا ہے؟ بلکہ وہ تو ملاوٹ والی چیز میں اپنا ہاتھ ڈال سکتا ہے۔

ملاوٹ والا مذہب

تمہارا مذہب ہی ملاوٹ والا ہے۔ کبھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول، کبھی امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کا قول، کبھی امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول تو کبھی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا۔ کبھی کسی کے قول پر فتویٰ تو کبھی دوسرے کے قول پر فتویٰ۔ تم لوگوں کا مذہب ہی ملاوٹی ہے۔ اس پر انگریز حملہ کرسکتا ہے اسی لیئے تو اس معنیٰ میں آپ ہی کا یہ شعر ہے جو کھل کے (نسبتوں کی) ترجمانی کر رہا ہے۔

بندہ پروردگارم امت احمد نبی دوست دارے چہار یارم تابہ اولاد علی
مذہب حنفی دارم ملت حضرت خلیل خاکپائے قطب عالم زیر سایہ ہرولی

ہمارے ہاں سندھیوں (بریلوی، حنفی سندھیوں) کی مثال لے لیجئے۔ کہتے ہیں ''سب پیروں کی خیر'' کسی کا مذہب، کسی کی ملت، کسی کا مرید، کسی کا خلیفہ، کسی کے پیروں کے نیچے، کسی کا بندہ، کسی کا نوکر، ہم نے تو یہ سب تعلقات قطع کر دیئے ہیں۔ ہم بندے صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہیں اور پیروی، اتباع صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی کرتے ہیں۔ انگریز ہوں چاہے وہ (عیسائی) یا یہودی ہوں، وہ ملاوٹ والی چیز کو فوراً ہاتھ لگاتے ہیں، مگر خالص چیز کو کون ہاتھ لگا سکتا ہے؟ یہ ہے اصول کی بات۔

دیوبندیت کی ابتداء

اب آیئے میں آپ کو بتاؤں کہ تم پہلے اپنے گھر کی خبر لو کہ تم کہاں سے شروع ہوئے (یعنی تمہاری ابتداء کہاں سے ہوئی؟)۔

میرے دوستو! ''دیوبند'' کو قائم ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ ابھی چند سال پہلے انہوں نے اپنا ''سوسالہ جشن'' منایا ہے۔(2) انگریز کو بھی تقریباً سو سال سے زیادہ عرصہ

(2) ابھی گزشتہ سال اپریل ۲۰۰۱ میں انہوں نے پشاور شہر میں خدماتِ دارالعلوم دیوبند کا ڈیڑھ سو سالہ جشن منایا ہے۔ کراچی سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ''ضربِ مؤمن'' نے اس موقع پر ''دارالعلوم دیوبند'' نمبر شائع کیا جس میں مدرسہ دیوبند کی مختلف تصویریں اور اکابر دیوبند کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔
دارالعلوم دیوبند کا قیام: اس عنوان کے تحت مولانا شفیع چترالی لکھتے ہے: ''۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء کو علم و معرفت کا یہ چشمہ پھوٹا۔''
قارئینِ کرام! غور فرمائیں ۱۸۶۷ء کو بنیاد رکھی گئی ہے اور ۲۰۰۱ء کو ڈیڑھ سو سالہ جشن منایا گیا ہے یعنی ابھی قیامِ دیوبند کو صرف ۱۳۴ سال گزرے ہیں مگر انہوں نے ڈیڑھ سو سالہ جشن پہلے ہی منالیا ہے۔ ع
ایں چہ ابوالعجبی است۔
ملاحظہ ہو ضربِ مؤمن جلد: ۵ شمارہ ۱۶، اپریل ۱۳ تا ۱۹، ۲۰۰۱ء (عبدالحمید گوندل)

نہیں گزرا ہوگا۔ اسی انگریز کے دور سے پہلے کسی کتاب، کسی رسالہ، کسی مضمون میں مجھے دیوبند کا لفظ دکھا دو اور (بطورِ انعام) ایک ہزار روپیہ وصول کرو۔ کسی بھی کتاب میں سے دیوبندی مذہب دکھاؤ۔ انگریزوں کے وجود سے پہلے کوئی ایک کتاب بھی دکھاؤ جس میں یہ لکھا ہو کہ فلاں آدمی دیوبندی ہے۔

اہلِ حدیث تو خیر القرون سے ہیں

ورنہ میں آپ کو دکھاتا ہوں اور دنیا کی کتابیں شاہد ہیں کہ اہلِ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے چلے آرہے ہیں۔ ورنہ جائیے یہ آپ کے قبلہ وکعبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمدؒ، جنہوں نے ان کا مذہب جمع کیا ہے اور کتاب میں مرتب کیا ہے انہی کیلئے کہا جاتا ہے کہ ''لَوْ لَا مُحَمَّدٌ لَمَا رَاحَ اَبُوْحَنِیْفَةَ'' ۔(اگر محمد نہ ہوتا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کون پہچانتا اور کون ان کے بارے میں جانتا) انہی کی مرتبہ ''موطا'' میرے ہاتھ میں ہے جو کہ چھپتی بھی آپ کے حنفی کارخانہ نور محمد اصح المطابع (کراچی) میں ہے۔ اس کے صفحہ ۳۶۳ پر امام محمد بن حسن شیبانیؒ ایک مسئلہ کی بابت امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں:

''وَکَانَ ابْنُ شِهَابٍ اَعْلَمُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِیْثِ بِالْمَدِیْنَةِ مِنْ غَیْرِهٖ''

''مدینہ منورہ میں جو بھی اہلِ حدیث ہوئے، ان کے نزدیک سب سے بڑے عالم زہری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔''

یہ الفاظ امام محمدؒ کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام محمدؒ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں اہلِ حدیث موجود تھے اور وہ تقریباً ۱۸۹ھ میں فوت ہوئے۔ مطلب یہ ہوا کہ دوسری صدی ہجری کے قریب مدینہ منورہ میں اہلِ حدیث موجود تھے۔ یہ خود آپ کے حنفی مذہب کی ایک عظیم شہادت ہے۔ اس کے بعد آپ کو مزید اور کیا چاہیئے؟

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب اہلِ حدیث تھے

آ یئے! آپ کو دوسری مثال سناؤں۔یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے مولوی محمد ادریس کاندھلویؒ صاحب کی جو دیوبندیوں کے بڑے عالم ہیں، جنہوں نے مشکوٰۃ کی شرح التعلیق الصبیح علیٰ مشکوٰۃ المصابیح لکھی ہے۔ان کی ہی کتاب ''اجتہاد وتقلید'' بھی ہے۔اس کے صفحہ ۸۴ پر فرماتے ہیں: ''اہلِ حدیث تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔''

یہ ہے آپ کے حنفی عالم کا فیصلہ۔اپنے مدرس کو جھوٹا کہو، اپنے استاد کو جھوٹا کہو، اپنے عالم کو جھوٹا کہو، یہ آپ کی مرضی۔مانو یا نہ مانو، نا معلوم آپ کے مولویوں نے آپ کو کیا پڑھایا ہے کہ اہلِ حدیث کو انگریزوں نے پیدا کیا۔یہ آپ کے حنفی بزرگ ہیں جو کچھ تمہارے مولوی امین نے بتایا ہے ان کے استادوں کے استاد ہیں جو کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب اہلِ حدیث تھے۔آپ کے حنفی عالم کی یہ شہادت آپ لوگوں کے لیئے کافی ہے۔

چاروں فرقے بعد کی پیداوار ہیں

آگے چل کر (یہی بزرگ حنفی عالم مولانا ادریس کاندھلویؒ صاحب) صفحہ ۱۰۱ پر رقم طراز ہیں کہ ''عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اگرچہ یہ مذاہبِ اربعہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی نہ تھے یعنی تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں ان کا ظہور ہوا.......''۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں کوئی بھی حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی نہیں تھا۔سب صحابہ رضی اللہ عنہم ''اہلِ حدیث'' تھے۔یہ آپ کے گھر کی شہادت ہے اور کون سی دوسری شہادت آپ کو چاہیئے؟

قاضی ابو یوسفؒ کی شہادت

آگے چلیئے! پانچویں صدی ہجری کے محدّث امام ابوبکر خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' صفحہ ۴۹ پر تمہارے قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کا ذکر کیا ہے۔ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے شاگرد اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بھی استاد ہیں جنہیں آپ اسلام کے قاضی القضاۃ یعنی چیف جسٹس بھی کہتے ہیں اور آپ کے مذہب والے میراث کے اکثر مسائل انہی سے لیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

(خَرَجَ اَبُوْ یُوْسُفُ یَعْنِی الْقَاضِیُ یَوْماً وَاَصْحَابُ الْحَدِیْثِ عَلٰی الْبَابِ فَقَالَ: مَا عَلٰی الْاَرْضِ خَیْرٌ مِّنْکُمْ اَلَیْسَ قَدْ جِئْتُمْ اَوْبَکَّرْتُمْ تَسْمَعُوْنَ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم)

''امام ابو یوسفؒ ایک دن باہر نکلے تو دروازے پر اہلِ حدیث تھے، کہنے لگے کہ ''اس زمین کے اوپر تم سے بہتر کوئی دوسری جماعت نہیں ہے کیونکہ تم حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت کرتے رہتے ہو''۔

یہ قاضی ابو یوسفؒ کے الفاظ ہیں۔

حنفیو! اپنے امام کی لاج رکھ لو، اللہ کے واسطے کچھ تو شرم کرو اور اپنا بھرم رکھو۔ کہتے ہیں تم جیسی کوئی بھی اچھی جماعت اس زمین کے اوپر نہیں ہے۔ اس کا سبب یہ بیان کرتے ہیں:

(اَلَیْسَ قَدْ جِئْتُمْ اَوْبَکَّرْتُمْ تَسْمَعُوْنَ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم)

''تمہارا آنا اور جانا بس حدیث ہی کے لیئے ہے۔ باقی تمہارا دوسرا مطلب ہی نہیں ہے۔''

پھر جو قوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو تلاش کرتی پھرتی ہے اور اسی کی طلب

میں اپنا وقت صرف کرتی ہے، کیا اس سے بہتر کوئی دوسری جماعت ہوسکتی ہے؟ قاضی ابو یوسفؒ کی شہادت سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئیں:

① سب سے بہترین جماعت اہلِ حدیث ہے۔

② امام ابو یوسفؒ کے دور میں بھی اہلِ حدیث موجود تھے۔

③ جماعت اہلِ حدیث کا کام ہی حدیثوں کو جمع کرنا ہے۔

جماعتِ اہلِ حدیث کا احسان اور لوگوں کی ناشکری

دوستو! تم لوگوں کو احادیث اہلِ حدیث سے ملی ہیں سو ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق انہی کے مخالف ہوگئے؟ یعنی جس ہانڈی میں کھاؤ اسی میں سوراخ کرو۔ تم لوگوں سے زیادہ ناشکرا کون ہوگا؟ کچھ تو خیال کرو! کہتے ہیں ''جس کا کھاؤ اسی کے گُن گاؤ۔'' حدیثیں ہم نے جمع کیں، ہماری جمع و ترتیب اور ہماری محنت میں سے کھاؤ اور پھر ہمیں ہی باتیں سناؤ۔ کچھ تو حیاء کرو! اصل بات یہ ہے کہ اُس زمانہ سے لے کر (آج تک) ہماری جماعت کا کام ہی یہ رہا ہے: حدیث پڑھنا پڑھانا اور اس پر عمل کرنا، قرآن اور حدیث کے مطابق فتویٰ دینا پوچھنا، قرآن اور حدیث پر (خود بھی) عمل کرنا اور (دوسروں کو) اس پر عمل کی دعوت دینا۔ ہمارا ہمیشہ سے یہی کام رہا ہے اور جب ہمارے سامنے کسی کا قول یا رائے آجاتی ہے تو ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور جب کبھی یوں ہو جائے کہ (کسی مسئلے میں) پانچ چھ قول جمع ہو جاتے ہیں، یعنی اماموں کے بزرگوں کے فقہاء کے ماں باپ اور برادری کے تو ان سب کو جانچنے کیلئے ہمارے پاس میزان اور ترازو موجود ہے۔

انصاف کا ترازو

رسول اللہ ﷺ کا طریقہ میزان ہے۔امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(اَلْمِيْزَانُ الْاَكْبَرُ هُوَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ تُعْرَضُ الْاَشْيَاءُ كُلُّهَا فَمَا وَافَقَهُ فَهُوَ حَقٌّ وَمَا خَالَفَهُ فَهُوَ بَاطِلٌ)

''اصل ترازو رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ ہر چیز کو (ہر عمل کو، ہر قول کو، ہر بات کو، ہر فیصلے کو) اُس پر تولو جو اس کے موافق ہو وہ حق ہے اور جو اس کے موافق نہ ہو سو وہ باطل ہے''۔

یہ ہے ہمارا مذہب۔

اہلِ حدیث کے معنیٰ

تب سے ہمیں اہلِ حدیث کہا جاتا ہے یعنی قرآن وحدیث والے۔ہمیں اصحاب الحدیث بھی کہا جاتا ہے یعنی قرآن وحدیث والے،ہمیں سُنّی بھی کہا جاتا ہے یعنی سنت والے ہمیں اہلِ سنت بھی کہا جاتا ہے یعنی سنّت والے،ہمیں حدیثی بھی کہا جاتا ہے۔یعنی حدیث والے،اثری بھی کہا جاتا ہے یعنی آثار اور روایتوں والے،ہمیں محمدی بھی کہا جاتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی جماعت۔یہ سب ہمارے نام اس زمانے سے ہیں۔

اہلِ حدیث اور اہلِ سنّت

اب تم لوگ کہتے ہیں کہ اہلِ سنّت دوسرے ہیں اور اہلِ حدیث دوسرے اور ہم اصل اہلِ سنّت ہیں اور اہلِ حدیث اہلِ سنّت نہیں ہیں۔اس مسئلہ کو میں آپ کے سامنے واضح کرتا ہوں۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سنّت کے معنیٰ ہیں طریقہ اور اہلِ سنّت کے معنیٰ ہیں طریقے والے اور اہلِ حدیث کے معنیٰ قرآن وحدیث والے۔سوال یہ ہے کہ طریقہ کس کا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کا یا کسی دوسرے کا؟ صرف رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔

بتلاؤ! قرآن وحدیث کون لایا؟ یقیناً رسول اللہ ﷺ لائے۔اب مجھے بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ، نمونہ، سنّت، حکم، قول اور فعل جس کتاب میں بیان کیا گیا ہو اس کتاب کو کیا کہتے ہیں؟ دیکھیئے! کتابوں کے مختلف فنون ہیں مثلاً نحو، صرف، منطق، فلسفہ، معانی، بیان، طب، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول اور مصطلح وغیرہ۔ یہ سب فن ہیں۔تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ بیان کیا گیا ہو، آپ ﷺ کا قول، عمل اور فعل بیان کیا گیا ہو وہ کتاب کون سے فن کی کہی جائے گی؟ حدیث ہی کہی جائے گی ناں؟ پس جو لوگ حدیث والے نہ ہوں وہ سنّت والے کیسے ہیں یا طریقے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ پہلے اہلِ حدیث بنو! پھر اہلِ سنّت بنو گے۔حدیثیں پڑھو تب جا کر آپ کو طریقہ معلوم ہوگا۔جب آپ کو طریقہ معلوم ہوگا تب طریقے والے بنو گے۔پہلے حدیث پڑھ کر اہلِ حدیث بنو پھر طریقہ معلوم کر کے اہلِ سنّت بنو۔

سنّت اور حدیث

سنّت حدیث کو ہی کہتے ہیں۔یہ کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔اس کے لیئے میں فیصلہ آپ ہی کا یعنی حنفیوں کا پیش کرتا ہوں۔میرے ہاتھ میں کتاب ''بہشتی زیور'' ہے جس کو آپ بڑی ہی معتبر اور بڑی کتاب سمجھتے ہیں۔جسے اکثر حنفی حضرات اپنی بیٹیوں کو جہیز میں دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں قرآن یا حدیث کا ترجمہ دینا چاہیئے۔خیر جو چاہو سو دو لیکن میں آپ کیلئے اس میں سے گواہی پیش کرتا ہوں۔بہشتی زیور۔صفحہ:۲۷، حصہ:۷ میں ہے:''قرآن وحدیث کے حکم پر چلنا''۔فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اس

وقت جو شخص میرے طریقے کو تھامے رہے اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں، اگر تم ان کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک تو اللہ کی کتاب یعنی ''قرآن'' دوسری نبی ﷺ کی سنت یعنی ''حدیث''۔

یہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا فیصلہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صرف دو چیزیں چھوڑی ہیں

رسول اللہ ﷺ نے دو چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں اگر لوگ مضبوطی سے تھام لیں تو کبھی گمراہ نہ ہوں۔ ایک کتاب اور دوسری سنّت۔ کتاب کے معنیٰ کرتے ہیں ''قرآن'' اور سنّت کے معنیٰ ''حدیث'' کرتے ہیں۔ یہ آپ کے حنفی بزرگ کا فیصلہ ہے کہ سنّت کو حدیث کہتے ہیں۔ سنّت کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ یہ مولوی لوگ تمہیں دھوکہ دیتے ہیں کہ سنّت اور چیز ہے اور حدیث کوئی اور چیز ہے۔

خودساختہ شریعت

سوچو کہ یہ کس کی سنّت ہے؟ یعنی آپ کو حدیث سے دور کرتے ہیں اور پھر اس کے علاوہ جو چیز پیش کرتے ہیں اسے کہتے ہیں کہ یہ سنّت ہے۔ آپ لوگوں کی بے علمی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس طرح پہلی قوموں سے یہودی فائدہ حاصل کرتے تھے۔ قرآن میں مذکور ہے:

﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ ٥ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هَـٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيْلاً فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ٥﴾ (سورۃ البقرۃ: ۷۸-۷۹)

''اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطلہ کے سوا (اللہ کی)

کتاب سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن (گمان) سے کام لیتے ہیں۔
تو اُن لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں
کہ یہ اللہ کے پاس سے (آئی) ہے تا کہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت
(یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں، ان پر افسوس ہے اس لئے کہ (بے
اصل باتیں) اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور (پھر) ان پر افسوس ہے اس لیئے
کہ ایسے کام کرتے ہیں۔''

ان پڑھوں کو خبر ہی نہ ہوئی، صرف خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔''اندار ان شادی کہ رہبر است'' ہمارے بزرگ پڑھے ہوئے ہیں۔ پھر مولویوں نے دیکھا کہ یہ ان پڑھ ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔اس (کمزوری) کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خود ہی مسئلہ بناتے ہیں اور خود ہی فتویٰ لکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی شریعت ہے، اسی طرح یہاں بھی کیا کہ حدیث سے تمہیں دور رکھیں، حدیث سے نفرت دلائی جائے، حدیث کوئی چیز ہی نہیں، پھر سنّت وہی ہوگی جسے ہم سنّت کہیں؟ جو بات ہمارے بزرگ کہیں، ہمارے امام کہیں پس وہ سنّت ہے۔اس طرح تمہیں قید رکھنا چاہتے ہیں ورنہ تمہارے یہاں کی گواہی یعنی تھانوی صاحبؒ کی گواہی موجود ہے کہ سنّت حدیث ہی کو کہتے ہیں یہ گواہی کیا کم ہے؟ اس کے بعد اور کیا چاہیئے؟

یہ دیکھیئے یہ مولوی عبدالعزیز پڑھیاروی کی کتاب ''نبراس شرح عقائد'' ہے جو حنفیوں کے مشہور عالم گزرے ہیں۔صفحہ ۳۲ پر کہتے ہیں:

(مَا وَرَدَبِهِ السُّنَّةُ اَیُ الْحَدِیُثُ وَمَضیٰ عَلَیْهِ الْجَمَاعَةُ اَیُ السَّلَفُ اَوِ الصَّحَابِیُّ خَاصٌ بِقَرِیْنَةِ الْمُرَادِ الْمَسَائِلِ فَسُمُّوْا بِهٖ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَیُ اَهْلُ الْحَدِیْثِ)

صاف بیان کرتے ہیں کہ سنّت کا معنیٰ حدیث ہے۔جماعت کا معنیٰ

صحابی ہے اور اہلِ سنّت والجماعت کے معنیٰ اہلِ حدیث۔“

آپ کا کوئی مولوی آ کر پڑھے یہ آپ کے حنفی کا فیصلہ ہے کہ اہلِ سنّت والجماعت اہلِ حدیث ہیں دوسری کوئی جماعت نہیں۔ تم کیسے کہتے ہو کہ اہلِ حدیث دوسرے ہیں اور اہلِ سنّت دوسرے۔

اللہ کے بندو! سنّت پیغمبر ﷺ کی اور جماعت بھی پیغمبر ﷺ کی پھر اہلِ کوفہ کا ادھر کیا واسطہ؟ کوفہ کا اور تمہارا ہمارے ساتھ کیا واسطہ؟ تم دیوبند جا کر سنبھالو اور کوفہ سنبھالو۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

اس کے بعد اب ”گیارہویں“ والے پیر صاحب کے پاس آیئے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ڈوبتی کشتی کو پار لگا دیا اور کہتے ہیں کہ ؎

بادشاہ پیر بغداد والا جس کا عرش پر ہے ٹھکانا

یہ غنیۃ الطالبین پیر صاحب کی کتاب ہے۔ پیر صاحب کو مانتے ہو؟ اگر مانتے ہو تو پھر سناؤں یا صرف گیارہویں کھانے کیلئے مانتے ہو تو پھر تمہاری مرضی یعنی

(میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھوتھو)

ایسا نہ کرو، کھانے کیلئے پیر صاحب کے پیٹ کو پیالہ نہ بناؤ۔ پیر صاحب کی بات مانو اور کم از کم پیر صاحب کی تو لاج رکھ لو۔ پیر صاحب کے دو فیصلے سناتا ہوں اور شاید اس کے بعد پیر صاحب کی گیارہویں بند کر دو گے۔

اہلِ حدیث کے دشمن کون ہیں؟

غنیۃ الطالبین صفحہ: ۸۰، جلد اوّل میں فرماتے ہیں:

(وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدْعَةِ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا)

”بدعتیوں کی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں“۔

(فَعَلَامَۃُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ الْوَقِیْعَۃُ فِیْ اَھْلِ الْاَثَرِ)

”بدعتیوں کی بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ اہلِ حدیثوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔“

اہلِ حدیثوں پر اعتراض کرنے والا، اہلِ حدیثوں کو برا بھلا کہنے والا بدعتی ہے۔اب بتاؤ کہ اس سال گیارہویں کروگے یا لوگوں کو بھوکا مارو گے۔؟

آگے چل کر مزید فرماتے ہیں کہ انہوں نے اہلِ حدیثوں کے کیسے کیسے نام رکھے ہوئے ہیں۔

(وَعَلَامَۃُ الزَّنَادِقَۃِ تَسْمِیَتَھُمْ اَھْلَ الْاَثَرِ بِالْحَشْوِیَۃِ)

”زندیقوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہلِ حدیثوں کو حشویہ کہتے ہیں۔“

(وَعَلَامَۃُ الْقَدَرِیَّۃِ تَسْمِیَتَھُمْ اَھْلَ الْاَثَرِ مُجْبِرَۃً)

”قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیثوں کو مجبرہ کہتے ہیں۔“

(وَعَلَامَۃُ الْجَھْمِیَّۃِ تَسْمِیَتَھُمْ اَھْلَ السُّنَّۃِ مُشَبِّھَۃً)

”جہمیہ ان کو مشبھہ کہتے ہیں“۔

(وَعَلَامَۃُ الرَّافِضِیَّۃِ تَسْمِیَتَھُمْ اَھْلَ الْاَثَرِ نَاصِبِیَّۃً)

”اور رافضی شیعہ انہیں ناصبیہ کہتے ہیں۔“

پھر کہتے ہیں:

(وَکُلُّ ذَالِکَ عَصَبِیَّۃٌ وَغِیَاظٌ لِاَھْلِ السُّنَّۃِ)

”یہ سب اہلِ سنّت کے ساتھ دشمنی اور تعصب ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔“

پیر صاحب نے اہلِ حدیثوں کیلئے یہ فیصلہ دیا ہے۔

آ گے صفحہ ۸۵ پر مزید فرماتے ہیں:

(وَمَا اِسْمُهُمْ اِلَّا اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ)

''ان کا نام صرف اہلِ حدیث اوراہلِ سنّت ہے۔''

''وَلَا اِسْمَ لَهُمْ ''ان کا کوئی نام نہیں۔''اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ'' مگرایک ہی نام ہے''وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ'' وہ ہے''اہلِ حدیث''۔باقی سارے نام ان کے نہیں ہیں۔

پیر صاحب کہتے ہیں کہ اہلِ سنّت بھی وہی جماعت ہے اور اہلِ حدیث بھی وہی جماعت ہے۔اب تو پیر صاحب کو جھوٹا کہو یا گیارہویں کو اپنے اوپر حرام کرو جیسے تمہاری مرضی؟

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور احناف

اب سنیئے ! پیر صاحب تم لوگوں کیلئے کیا فیصلہ دیتے ہیں؟ پہلے حدیث لکھتے ہیں کہ تہتر فرقے ہوں گے پھر کہتے ہیں کہ''فَاَصْلُ ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةٍ عَشَرَةٌ''یعنی ان تہتر فرقوں کے بنیادی فرقے دس ہیں۔وہ شمار کیجئے۔

① اہلِ سنت ② خوارج ③ شیعہ ④ معتزلہ ⑤ مرجیہ ⑥ مشبھہ ⑦ جھمیہ ⑧ ضراریہ ⑨ نجاریہ ⑩ کلابیہ

پھر کہتے ہیں کہ اہل السنۃ ایک جماعت ہے اور اس کا نام صرف اصحاب الحدیث ہے۔یعنی اہلِ سنّت ایک ملت ہے اس کا نام''اہلِ حدیث''ہے۔اہلِ سنّت ایک ہی جماعت ہے اور باقی نو فرقے ۷۲ فرقوں کی بنیاد ہیں اور وہ اہلِ سنّت سے خارج ہیں۔

حنفیہ مرجیہ

اب آیئے دیکھیں کہ وہ مرجیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ :

(وَاَمَّا الْمُرْجِيَةُ فَفِرَقُهَا اِثْنَا عَشَرَةَ فِرْقَةً)

’’اور مرجیہ کے بارہ فرقے ہیں‘‘۔

پھر ان بارہ کو گنواتے ہیں۔

① جہمیہ	② صالحیہ	③ شعریہ	④ یونسیہ
⑤ یونانیہ	⑥ نجاریہ	⑦ غیلانیہ	⑧ شبیبیہ
⑨ حنفیہ	⑩ معاذیہ	⑪ مریسیہ	⑫ کرامیہ

مطلب یہ کہ مرجیہ کے بارہ فرقوں میں بطور ایک فرقہ حنفیوں کو بھی شمار کیا ہے۔آپ لوگوں کو پیر صاحب نے اہلِ سنّت سے خارج کر دیا ہے۔اب جو چاہو سو کہو۔پیر صاحب کہتے ہیں کہ اہلِ سنّت صرف اہلِ حدیث ہیں اور حنفی اہلِ سنّت نہیں ہیں۔پھر آگے چل کر ایک ایک فرقے کا تعارف کراتے ہیں۔صفحہ۹۱ پر فرماتے ہیں:

(وَاَمَّا الْحَنِفِيَّةُ فَهُمْ بَعْضُ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ)

’’امام ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابتؒ کے بعض مقلد حنفی ہیں (اور وہ اہلِ سنّت سے خارج ہیں)‘‘۔

یہ ہے پیر صاحب کا فیصلہ آپ کے بارے میں اور پیر صاحب کا فیصلہ جو آپ نے سنا اور (پڑھا)۔اس کے بعد آپ سے پوچھتا ہوں کہ اب بھی تم لوگوں کو اللہ کا خوف نہیں ہے؟

قرآن میں تحریف

ہم الحمد للہ قرآن وحدیث کے علاوہ کوئی دوسری چیز پیش نہیں کرتے وہی چیز پیش کریں گے جو قرآن میں ہو یا حدیث میں۔اپنی طرف سے اس میں تحریف نہیں کرتے ہیں مگر تم لوگوں نے اپنے مذہب کی خاطر،اپنے مذہب کو ثابت کرنے کیلئے اور مخالف کو جواب دینے کیلئے قرآن کی آیتیں خود بنائی ہیں۔حدیثوں کو بنایا اور ان میں کمی وبیشی کی گئی۔جس طرح یہودی کتابوں میں تحریف کرتے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی کرتے ہیں۔میرے پاس ایک کتاب

موجود ہے، آؤ دیکھو میرے ہاتھ میں یہ کس کی کتاب ہے؟ اسے پہچانو۔اس کا نام کیا ہے؟ ''ایضاح الادلہ'' میں مصنّف کا نام نہیں لے رہا ہوں۔ پہلے آپ کو عبارت سناتا ہوں پھر آپ سے فیصلہ لوں گا، اس کے بعد مصنّف کا نام بتاؤں گا۔اس کے تین ایڈیشن میرے پاس ہیں۔ پہلا اڈیشن مراد آباد یو۔ پی میں حنفیوں کے کارخانے میں چھپا ہے۔دوسرا ۱۳۳۰ھ میں دیوبند میں مولوی اصغر حسین حنفی دیوبندی کی کوششوں سے چھپا ہے۔تیسرا تازہ ایڈیشن پاکستان میں چھپا ہے۔دیوبند والے نسخہ کا ص:۹۷ تو نکالیئے۔ جتنے بھی قرآنِ مجید کے حافظ ہیں سب کان کھول کر سنیں۔کتاب کی عبارت اس طرح ہے:''ارشاد ہوا:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾

اور ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد آیت میں سوائے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے اور کوئی ہیں۔ سو دیکھئے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔آپ نے آیت: ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ تو دیکھ لی اور آپ کو یہ اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے، اسی قرآن میں آیتِ مذکورہ بالا معروضۂ احقر بھی موجود ہے۔''

اس عبارت پر غور کریں کہ ''جس قرآن میں یہ آیت موجود ہے اُسی قرآن میں یہ آیت بھی موجود ہے۔''

اب دو آیتیں ہو گئیں۔اب حفاظ کرام سے میں پوچھتا ہوں، حافظ محمد ادریس صاحب[3] آپ جواب دیں کہ

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾

(3) حافظ محمد ادریس شہیدؒ جامع مسجد اہلِ حدیث سرے گھاٹ حیدرآباد کے خطیب تھے۔

قرآن میں ہے؟ (حافظ صاحب نے جواب دیا کہ ہے) کونسی سورت ہے؟ (سورۃ النسآء) رکوع کونسا؟ (آٹھواں) اب جو دوسری آیت مولوی صاحب نے لکھی ہے:

(فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ)

یہ کس سورت میں ہے؟ حافظ صاحب نے جواب دیا: (یہ نہیں ہے، قرآن میں نہیں ہے)۔ اس مجلس میں کوئی اور حافظ ہے؟ (دوسرے حافظوں سے سوال کیا گیا، سب نے جواب دیا کہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں)۔ جب یہ الفاظ قرآنِ مجید میں نہیں ہیں تو پھر یہ آیت کیوں بنائی گئی ہے؟ صرف تقلید ثابت کرنے کیلئے۔ اصل آیت یوں ہے:

﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (سورة النسآء: ٥٩)

"اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں اُن کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اُس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔"

یہ ہیں قرآن کے الفاظ۔ اگر اس کے معنیٰ کیئے جائیں تو تقلید ختم ہو جاتی ہے اس لیئے کہ دوسرے کے پیچھے لگنا ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے مولوی صاحب جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس قرآن میں یہ لفظ ہیں اسی میں یہ آیت بھی ہے کہ

(فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ)

”جب تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اللہ کی طرف لوٹاؤ، اللہ کے رسول کی طرف لوٹاؤ، اپنے حاکموں کی طرف لوٹاؤ۔“

اللہ کیلئے ذرا یہ بتائیے کہ یہ آیت کہاں سے آئی؟ یہ قرآن کیوں گھڑا گیا؟ یہ کون ہے گھڑنے والا؟ یہ بعد میں بتاؤں گا لیکن پہلے آپ غور کریں۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ”ایضاح الادلہ“ ہے۔کوئی بھی اسٹیج پر آکر دیکھ سکتا ہے۔اب مجھے بتائیے کہ یہ آیت اپنے مذہب کی خاطر کیوں بنائی گئی ہے؟ اللہ کے اوپر جھوٹ بولا گیا حالانکہ مستدرک حاکم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سِتَّۃٌ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَاَنَا اَلْعَنُھُمْ))

”چھ آدمی ایسے ہیں کہ جن پر اللہ کی لعنت ہے اور میری بھی لعنت ہے“۔

انہی چھ میں سے پہلا آدمی بتایا گیا:

((اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ))

”جو قرآن میں الفاظ زیادہ کرے“۔

تم نے خود ہمیں جھنجوڑا ہے۔تمہاری حالت و کیفیت سب مجھے معلوم ہے۔الحمدللہ قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ تمہاری فقہ کی بھی مجھے پوری خبر ہے۔تمہیں اپنے گھر کی بھی خبر نہیں۔تم سمجھتے ہو کہ ہم گھر میں بیٹھے ہیں۔جو کہو گے وہ برداشت ہو جائے گا، ایسا نہیں ہوگا۔اگر تمہیں اصلاح کرنی ہے تو ہزار بار جلسے کرو، ہزار بار تمہارے مولوی آئیں اور ہمارے پاس مہمان رہیں۔ہم ان کی خدمت کریں گے۔اللہ کی قسم ہمیں کوئی تعصب نہیں ہے لیکن تم نے اب جو طریقہ اختیار کیا ہے تو سنو! میں تمہارا سب کچھ چٹھہ نکال کر میدان میں رکھ دوں گا۔ایک بھی نہ چھوڑوں گا۔اِن شآ اللہ۔

ے

پڑا فلک کو دل جلوں سے کبھی کام نہیں　　جلا کر خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

ورنہ سیدھے ہو کر چلو اور اپنی روش بدلو، کسی پر حملہ نہ کرو، اپنا مسلک بیان کرو، ہمارا یہ اصول ہے کہ اپنا مسلک بیان کرتے ہیں، دلیلیں دیتے ہیں اور دوسروں کی دلیلوں کا جواب دیتے ہیں تم بھی اپنا مسلک بیان کرو، دلیل دو اور دلیلوں کا جواب دو۔ عوام الناس سے یہ اپیل ہے کہ بھائیو! تم لڑو مت، تم ہماری باتیں سنو، پھر ہماری جو بات حق لگے تو اسے لے لو۔ بھائیو! اس میں کوئی خرابی نہیں ہے بلکہ آسان بات ہے۔ باقی تمہارا یہ کہنا کہ فلاں انگریزوں کی پیداوار ہے فلانے شیطان ہیں اور ہم تمہیں چھوڑ دیں گے؟ یہ کون برداشت کرے گا؟ تمہیں یہ کہنے کی اجازت ہے؟ ہرگز نہیں؟

ایضاح الادلہ کا مصنّف

اب سنو! اس کتاب کا مصنّف کون ہے؟ سرِ ورق پر لکھا ہوا ہے: حجۃ الاسلام مرشد العالم سید الاتقیا سیدنا مولانا محمود الحسن شیخ الہند قدس اللہ سرہٗ۔ تمہارے شیخ الہند نے آیت گھڑی ہے، مثل مشہور ہے ''جب علماء بگڑ جائیں تو پھر ان کے ماننے والوں کا کیا حال ہوگا؟ دیوبندیو! جب تمہارے شیخ القرآن نے تحریف کی ہے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ ع

قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

تحریف کی دوسری مثال

اب تحریف کی دوسری مثال دیتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے ''سیرت النعمان''۔ پاکستان کی چھپی ہوئی ہے۔ اس میں بھی قرآن میں تحریف کی گئی ہے۔ مصنّف کا نام بعد میں بتاؤں گا۔ حافظ ہوشیار رہیں۔ اس میں مصنّف مسئلہ نقل کرتا ہے کہ ایمان میں اعمال داخل ہیں یا نہیں؟ قدیم محدّثین اور اہلِ الرائے میں اختلاف ہے۔ محدّثین فرماتے ہیں کہ اعمال ایمان کے جزء ہیں اور اہل الرائے کہتے ہیں کہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں اور عمل ایمان کا جز نہیں ہے اور اس کتاب کا مصنّف یہ مسئلہ بیان کرتا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا فیصلہ سناتے ہوئے

صفحہ ۱۳۷ پر دلیل پیش کرتا ہے کہ ”امام صاحب نے قرآنِ کریم کی جو آیتیں استدلال میں پیش کی ہیں ان سے وضاحتاً ثابت ہوتا ہے کہ دونوں دو الگ چیزیں ہیں (یعنی ایمان اور عمل) کیونکہ تمام آیتوں میں عمل کو ایمان پر معطوف کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جز کل پر معطوف نہیں ہوسکتا (آگے آیت لکھتا ہے) ”مَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَیَعْمَلْ صَالِحاً“ کان کھول کر سنو حافظو! کان کھول کر سنو۔ اللہ کے لیئے صحیح شہادت دو اور حنفی حافظو! تم پر بھی حق ہے، تمہیں بھی چاہیئے کہ اہلِ حدیثوں سے لاکھ دشمنی کیوں نہ ہو بات اللہ لگتی کہنا۔

﴿وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓی أَلَّا تَعْدِلُوْا﴾ (سورۃ المائدہ:۸)

”اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف کرنا چھوڑ دو“۔

چاہے اہلِ حدیثوں سے دشمنی بھی ہو تب بھی بات حق کی کہو۔ بتاؤ کہ قرآن میں یہ لفظ ”مَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَیَعْمَلْ صَالِحاً“ کہاں ہیں؟ کیا قرآن میں یہ لفاظ ہیں؟ سورۃ التغابن کے رکوع میں اس طرح ہے: ”مَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ“ پھر کونسا لفظ ہے؟ (حافظ محمد ادریس صاحب نے جواب دیا) ﴿وَیَعْمَلْ صَالِحاً﴾ فَیَعْمَلْ تو نہیں ہے؟ حافظ عبدالصمد تم کیا کہتے ہو؟ 'ف' آیا ہے یا 'وْ' (واؤ ہے) حافظو! تم بتاؤ 'ف' ہے یا 'وْ' (واؤ ہے)؟ حافظ عبدالرزاق تم کیا کہتے ہو؟ 'ف' آیا ہے 'وْ' آیا ہے؟ (واؤ ہے) الغرض 'وْ' کو 'ف' میں تبدیل کیا گیا ہے کس لیئے؟ کہتے ہیں کہ 'ف' حرفِ تعقیب ہے جس سے بحث کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے یعنی ایمان لاؤ پھر عمل کرو۔ (جس کے) معنیٰ (یہ ہوئے کہ) ایمان الگ چیز ہے اور عمل الگ چیز ہے۔ واؤ کو 'ف' میں تبدیل کرنے سے معنیٰ ہی بدل گئے ورنہ تو معنی ہیں ﴿مَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحاً﴾ ”جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرے“۔ وہ کہتا ہے کہ ایمان لاؤ پھر عمل اچھے کرو، واؤ کو تبدیل کر کے 'ف' بنایا اور اپنا مطلب نکال کر تم نے ایک ظلم کیا ہے۔ بتاؤں یہ شخص کون ہے؟ یہ ہے سیرۃ النعمان کا مصنّف مولوی شبلی نعمانی“۔

تحریف کی تیسری مثال

تیسری مثال سنو۔ مولوی ابومعاویہ صفدر جالندھری جو کہ دراصل ماسٹر امین اوکاڑوی ہے۔ اپنے رسالہ بنام تحقیق مسئلہ رفع الیدین، صفحہ ۶ پر قرآن کی ایک جھوٹی آیت بنا کر لکھتا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ)

اب حفاظ کرام بتائیں کہ یہ الفاظ قرآنِ مجید کی کس سورۃ اور کس سپارے میں ہیں؟ کہیں بھی نہیں۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ اپنے مذہب کی خاطر قرآن کی جھوٹی آیت گھڑی گئی ہے۔

وحی الٰہی کی عزت

حنفیو! اللہ کا خوف کرو۔ تم قرآن پر وار کرتے نہیں تھکتے، باقی تم بدیع الدین شاہ کو گالیاں دو یا اہلِ حدیثوں کو گالیاں دو، وہ سب اللہ کے نام پر قربان۔ تم لوگوں سے تو قرآن نہیں بچا، اہلِ حدیث کیسے بچیں گے؟ جب مشرک رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے تھے اس وقت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار کے ذریعے اس کا جواب دیتے تھے: ؎

فَاِنَّ اَبِىْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِىْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وَقَاءٗ

”یعنی نبی ﷺ کو برا کہنے والو! پہلے تو میں حاضر ہوں، میرے والد حاضر ہیں، میرے دادا بھی حاضر ہیں۔ ان کو گالیاں دے لو پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف آؤ“۔

ہمیں گالیاں تم سب دیتے ہو، اس تحریف کا جواب قیامت کے دن کون دے گا؟ تم نے کیا سمجھا ہے؟ تم خواہ مخواہ ہمیں چھیڑتے ہو۔ ہم تم سے بار بار کہتے ہیں کہ اللہ کے واسطے ہمیں مت چھیڑو۔ تم اپنا مذہب بیان کرو تم پر ہمیں اللہ کی قسم کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ تمہارے مولوی آئیں، تقریر کریں، اپنا مذہب بیان کریں، اپنے دلائل دیں، ہماری دلیلوں کا جواب دیں، ہمیں کوئی چڑ اور تعصب نہیں۔ ہمارے پاس مہمان بن کر آئیں، ہم خدمت کریں گے، ہمارا نمبر آئے

گا تو ہم اپنے دلائل دیں گے مگر تم ہمیں نشانہ بناتے ہو تو پھر تم کیسے بچو گے؟ جو دوسروں پر حملہ کرتا ہے سو حملہ کیلئے اپنا سینہ تیار رکھے، جو دوسروں پر گولی چلاتا ہے وہ گولی کیلئے اپنے آپ کو بھی تیار رکھے۔ کیا یہ صحیح بات نہیں ہے؟ اچھا تمہارے مولوی نازک ہیں، حلوہ کھاتے ہیں، مرے ہوئے کا ختم کھاتے ہیں اور عرس مناتے ہیں، ہم ہوئے جنگل کے شیر اور وہ تو نازک ہیں نازک اندموں کو کیا حق ہے کہ جو ہمارے سامنے آ کر اپنے آپ کو مشکل میں ڈالیں؟

دیو بند کا صد سالہ جشن

تم ہمیں کہتے ہو کہ ہم انگریزوں کی پیداوار ہیں بلکہ تم کل کی پیداوار ہو یہ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟ میرے ہاتھ میں ''روئدادِ جشنِ دیو بند'' ہے۔ انہوں نے جو سوسالہ جشن منایا، اس کی روئداد چھپی ہوئی ہے۔ اس سو سالہ جشن میں صدر کون تھا؟ تم سمجھتے ہو کہ کوئی بڑا مولوی ہوگا، نہیں۔ میرے پاس فوٹو موجود ہیں جو تمہیں دکھلاتا ہوں۔ میرے بھائیو! تم اپنے بزرگوں کے کارنامے سن کر ذرا مزہ تو حاصل کرو۔ یہ دیکھو عورت [(4)] تقریر کر رہی ہے اور علماء دیو بند بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ فوٹو ہے جس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ ''بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی پہلے اجلاس سے خطاب کر رہی ہیں۔'' مبارک ہو آپ کو۔ تمہیں دیو بند مبارک ہو۔ اچھا آدمی تلاش کر لیا، ہمیں کہتے تھے کہ تم انگریزوں کے۔ فلانے کے، یہ تو تم خود ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ نہ قرآن کو مانتے ہیں نہ حدیث کو۔ صاف صاف لفظوں میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا مذہب ہی ایسا ہے کہ قرآن، مذہب کے خلاف ہو تو نہ مانو، حدیث، مذہب کے خلاف ہو تو نہ مانو۔

(4) اس سے مراد ہندوستان کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی ہے۔ (مترجم)

حنفیوں کے اصول اور قرآن وحدیث

اصولِ کرخی جو اصول فقہ حنفی میں سب سے پہلی کتاب ہے اس کے صفحہ: ۷ پر ہے:

(اَلْاُصُوْلُ اَنَّ کُلَّ آیَۃٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّھَا تُحْمَلُ عَلٰی النَّسْخِ اَوْ عَلَی التَّرْجِیْحِ وَالْاَوْلٰی اَنْ تُحْمَلَ عَلَی التَّأْوِیْلِ مِنْ جِھَۃِ التَّوْفِیْقِ)

قانون بیان کرتا ہے کہ جو بھی آیت ہماری مذہبی کتب (فقہ حنفی) کے خلاف نظر آئے تو اُسے نہ مانو اور کہا جائے گا کہ یہ آیت منسوخ ہے اسی لیئے ہمارے فقہاء نے اسے تسلیم نہیں کیا ہے یا پھر کہا جائے گا کہ یہ آیت مرجوح ہے۔

دوبارہ قانون لکھتا ہے کہ:

(اَلْاُصُوْلُ اَنَّ کُلَّ قَوْلٍ یَجِیُٔ بِقَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّہٗ یُحْمَلُ عَلَی النَّسْخِ اَوْ عَلٰی اَنَّہٗ مُعَارَضٌ بِمِثْلِہٖ ثُمَّ صَارَ اِلٰی دَلِیْلٍ آخَرَ اَوْ تَرْجِیْحٍ فِیْہِ بِمَا یَحْتَجُّ بِہٖ اَصْحَابُنَا مِنْ وُجُوْہِ التَّرْجِیْحِ اَوْ یُحْمَلُ عَلَی التَّوْفِیْقِ)

کہتا ہے کہ جب کوئی حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ملے تو کہا جائے گا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ (فقہ حنفی) کو رد نہ کیا جائے گا۔ اس کو منسوخ کہا جائے گا بلکہ کہا جائے گا کہ دوسری حدیث اس کے مقابلے کی ہے، اسی لیئے تو اس کو چھوڑا گیا ہے، انہیں کوئی دوسری دلیل ملی ہے، اس میں کوئی نہ کوئی نقص ہے۔ باقی (فقہ حنفی) میں کوئی نقص نہیں ہے۔

سبحان اللہ۔ یہ آپ کا اصل مذہب ہے جبکہ ہم کہتے ہیں ہم میں نقص ہوسکتا ہے، اماموں میں، مفتیوں میں، قاضیوں میں، صدور میں، نوابوں میں نقص ہوسکتا ہے مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث اور قرآن میں کوئی نقص نہیں ہے۔

مدرسۂ دیوبند کا طریقہ

سندھ کے ایک عالم کا فیصلہ سناتا ہوں جس کو عوام بہت عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ کتاب ''الھام الرحمن فی تفسیر القرآن'' کس کی ہے، معلوم ہے؟ مولوی عبیداللہ سندھی کا نام سنا ہے؟ ہوسکتا ہے کسی نے دیکھا بھی ہو، انہی کی کتاب ہے۔ وہ اس کتاب کے صفحہ: ۱۲۹ پر اپنا واقعہ اور دیوبند کا حال بیان کرتے ہیں کہ

(اِنَّنَا قَرَأْنَا اَوَّلاً اَلْفِقْهَ الْحَنَفِيَّ اُصُوْلاً وَفُرُوْعاً ثُمَّ اِشْتَغَلْنَا بِالصِّحَاحِ السِّتِّ مِنْ كُتُبِ اَلْحَدِيْثِ فَوَجَدْنَا فِيْهَا رِوَايَاتٍ كَثِيْرَةٍ تُخَالِفُ فِقْهَنَا الَّذِیْ قَرَأْنَاهُ فَرَأَيْنَا الْفُقَهَاءَ الْمُحَدِّثِيْنَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ مُخْتَلِفِيْنَ فِیْ اَمْرِ ذَالِکَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُؤَوِّلُ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةَ اِلٰى اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَآرَاءِ اِمَامِهِمْ مِنْهُمْ فِیْ بِلَادِنَا الشَّيْخُ عَبْدُالْحَقِّ الدِّهْلَوِیُّ اَلْمُحَدِّثُ بَلْ وَعَامَّةُ اَهْلِ بِلَادِنَا)

''یعنی پہلے ہمیں فقہ حنفی کے اصول، قواعد اور فتاویٰ وغیرہ پڑھائے گئے پھر ہمیں احادیث پڑھائی گئیں، صحاح ستہ کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔ جب ہمیں یہ احادیث پڑھائی گئیں تو (تقابل) سے کئی حدیثیں فقہ کے خلاف ملیں (مولوی عبیداللہ سندھی صاحب کے فتویٰ کے بموجب فقہ حدیث کے خلاف ہے) پھر ہم نے دیکھا کہ جو ہمارے حنفی استاد ہیں ان کا طریقہ کیا ہے؟ ان میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ہمارے ملک کے تمام عالم، ان کا طریقہ تعلیم یہ تھا کہ جو صحیح حدیث فقہ کے خلاف ہوتی اس کو توڑ مروڑ کر فقہ کے موافق بنایا جائے۔''

یہ ہے دیوبند کے مولوی عبیداللہ سندھی کی گواہی۔عوام الناس کہتے ہیں کہ اس جیسا عالم ہی کوئی نہیں ہے۔مولوی عبیداللہ صاحب کے عقیدت مندو!اب تو فقہ حنفی سے توبہ کرلو۔

دیوبندی مفتی کا جواب

یہ میرے ہاتھ میں رسالہ ماہنامہ ''تجلی'' ہے جو دیوبند سے نکلتا ہے۔اس کی جلد نمبر:۱۹،شمارہ:۱۱ ماہ جنوری فروری ۱۹۶۸ء صفحہ:۴۷ پر اس کے ایڈیٹر مولانا عامر عثمانی فاضل دیوبند ایک مسئلہ کی بابت سوال کا جواب دینے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''یہ تو جواب ہوا،اب چند الفاظ اس فقرے کے بارے میں بھی کہہ دیں جو آپ (سائل) نے سوال کے اختتام پر سپرد قلم کیا ہے یعنی''حدیثِ رسول سے جواب دیں'' اس نوع کا مطالبہ اکثر سائلین کرتے رہتے ہیں۔یہ دراصل اس قاعدے سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے کہ مقلدین کیلئے حدیث وقرآن کے حوالوں کی ضرورت نہیں بلکہ آئمہ وفقہاء کے فیصلوں اور فتوؤں کی ضرورت ہے۔''

پھر جس مذہب میں قرآن وحدیث کے حوالوں کی ضرورت نہ ہو اس پر کیسے بھروسہ کیا جائے؟اور اس (کے برعکس) مذہبِ اہلحدیث کیلئے یہ شرط ہے کہ خواہ چھوٹا مسئلہ ہو یا بڑا مسئلہ اس کیلئے قرآن وحدیث سے حوالہ ضروری ہے۔

صحیح حنفی مذہب

اب آیئے دوسری مزے کی بات سنیئے۔کہتے ہیں صحیح حنفیت کون سی ہے؟

مولوی عبیداللہ سندھی صاحب کا فیصلہ سنیئے:

(قَالَ الْاِمَامُ وَلِیُّ اللّٰهِ فِیْ فُیُوْضِ الْحَرَمَیْنِ عَرَّفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ فِی الْمَذْهَبِ الْحَنَفِیِّ طَرِیْقَةٌ اَنِیْقَةٌ هِیَ اَوْفَقُ الطُّرُقِ بِالسُّنَّةِ الْمَعْرُوْفَةِ الَّتِیْ جُمِعَتْ وَنُقِّحَتْ فِیْ زَمَنِ الْبُخَارِیِّ وَاَصْحَابِهٖ

وَذَالِکَ بِاَنْ یَّأْخُذَ مِنَ الْاَقْوَالِ الثَّلَاثِ قَوْلَ اَقْرَبِهِمْ فِی الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ بَعْدُ یُتْبَعُ اِخْتِیَارَاتِ الْفُقْهَاءِ الْحَنَفِیَّةِ الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ الْحَدِیْثِ (الھام الرحمن، صفحہ: ۲۳۰)

"یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہی سمجھایا ہے کہ صحیح حنفی مذہب وہی ہے جو امام بخاری کے زمانے میں تھا یعنی جو صحیح بخاری کی حدیث کے موافق ہو۔ اب بتایئے امام بخاری کا منہ کس طرف ہے اور فقہ حنفی کس طرف ہے؟ شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ صحیح حنفی مذہب وہی ہے۔ باقی جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔"

بہر حال میں نے آپ کو یہ باتیں اس لیئے بتلائی ہیں کہ جن کو تم الزام دیتے ہو اس کے مورد تو تم خود ہو۔

تدوینِ فقہ حنفی کا تاریخی جائزہ

اب ایک دوسری عجیب بات ہے۔ ہمارے دوست جس پر خوش ہوتے ہیں اور تمہارے مولوی کے بھی بس ایک ہی بات ہاتھ آئی ہے "کہ ہمارے مذہب کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمارے امام نے چالیس قاضیوں اور مفتوں کو بٹھا کر ان کی مجلس قائم کر کے اس میں بحث وتمحیص اور تحقیق کے بعد مذہبِ حنفی کی فقہ تیار کی ہے۔"

بھائیو! ہمیں تو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے اس لیئے کہ ہمارے امام محمد رسول اللہ ﷺ کو ان فتاویٰ یا مشوروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ "اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ" (سورۂ یونس: ۱۵) "جو حکم اوپر (آسمان) سے آتا تھا وہ اپناتے تھے"۔ اپنا فیصلہ نہیں کرتے تھے کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے لیکن جو اوپر سے وحی الٰہی کے ذریعہ معلوم ہوتا تھا وہ بتاتے تھے۔ اس لیئے ہمارے لیئے مسئلہ آسان اور صاف ہے کہ ہمیں دین وہ چاہیئے جو اوپر (آسمان)

سے آئے۔ وہ دین نہیں چاہیئے جس کو زمین پر مولوی بیٹھ کر بنائیں جبکہ تم کہتے ہو کہ ہماری فقہ چالیس فقیہوں نے تیار کی ہے۔ اب چلیں اس کا تجزیہ کریں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟ یہ سب حوالے اس کتاب سیرت النعمان شبلی کے ہیں۔ ہمارا کوئی حوالہ نہیں ہے بلکہ حنفیوں کے ہیں۔ حوالہ وہی پیش کریں گے اور فیصلہ بھی وہی کریں گے جس کو شک ہو تو کتاب موجود ہے آکر دیکھ سکتا ہے۔ میں آپ لوگوں کی سہولت کے لیئے عبارت پڑھ کر صفحہ نمبر بتاؤں گا تو صفحہ: ۱۹۷ پر لکھتے ہیں کہ کہ "امام صاحب کو تدوینِ فقہ کا خیال قریباً ۱۲۰ھ میں ہوا یعنی جب ان کے استاد حماد نے وفات پائی۔ قریباً ۱۲۰ھ میں امام صاحب کو فقہ لکھنے کا خیال آیا۔ امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی اور ۱۵۰ھ میں وفات ہوئی یعنی امام صاحب کو وفات سے تیس سال پہلے یہ خیال آیا کہ ایک فقہ کی کتاب تیار کی جائے جو مسائل سمجھنے کیلئے ہو۔ آگے چل کر صفحہ: ۱۹۷ پر مزید لکھتے ہیں کہ اس کام میں کم وبیش تیس برس کا زمانہ صرف ہوا یعنی ۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ تک جو امام ابوحنیفہؒ کی وفات کا سال ہے۔ یہ بات یاد رکھیئے۔ ایک تو ۱۲۰ھ میں لکھنے کا خیال آیا اور ۱۵۰ھ میں لکھ کر پورا کر دیا اور اسی سال میں وفات پائی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس مجلس میں کتنے ممبر تھے جن کے نام ملے ہیں؟ سو وہ یہ ہیں: یحیٰی بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث، قاضی ابو یوسف، داؤد طائی، حبان بن علی، مندل بن علی، قاسم بن معن، امام محمد بن حسن شیبانی، زفر، اسد بن عمر، یوسف ابن خالد التمیمی السمیتی۔ یہ نام انہیں ملے ہیں باقی کتنے آدمی تھے۔ ان کے نام انہیں نہیں ملے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ جب ۱۲۰ھ میں یہ کام یعنی تدوینِ فقہ کا شروع کیا گیا اس وقت ان میں سے ہر ایک کی عمر کتنی تھی؟

(۱) قاضی ابو یوسف کی ولادت ۱۱۳ھ یا ۱۱۷ھ میں ہوئی۔ ۱۱۷ ہجری کو چھوڑ کر پہلے ۱۱۳ ہجری کو (فرض کرلیں) تب بھی اس کے مطابق ۱۲۰ ہجری میں ان کی عمر سات سال کی ہوئی۔

(۲) امام محمد بن حسن شیبانی ۱۳۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔ تدوینِ فقہ کا کام ۱۲۰ ہجری میں شروع ہوا۔ یعنی پندرہ سال بعد پیدا ہوئے اس وقت ان کا وجود ہی نہیں تھا۔

(۳) زفر بن ھذیل ۱۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی تدوینِ فقہ کا کام شروع ہونے کے وقت ان کی عمر ۱۰ سال کی تھی۔

(۴) حبان بن علی ۱۱۱ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی اس وقت وہ ۹ سال کا لڑکا تھا۔

(۵) مندل بن علی ۱۰۳ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی (تدوینِ فقہ کے) وقت ۱۷ سال ان کی عمر تھی۔

(۶) یحییٰ بن ابی زائدہ ۱۸۲ ہجری میں وفات پائی اور عمر ۶۳ سال کی ہوئی یعنی ۱۱۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ تدوینِ فقہ کے وقت ان کی عمر ایک سال تھی۔

(۷) حفص بن غیاث ۱۱۷ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی تدوینِ فقہ کے وقت تین سال کے بچے تھے۔

ان فقہاء کی عمریں یہ ہیں۔ ایک کی عمر ۱۷ سال ہے باقی کسی کی سات سال اور کسی کی نو سال اور کسی کی ایک سال اور کسی کا وجود ہی نہیں تھا۔ اللہ کے واسطے بتاؤ کہ امام صاحب فقہ کی تدوین کرر ہے تھے یا گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے؟ انصاف سے کام لو۔ یہ ہے آپ لوگوں کا حال۔ سب اس کتاب ''سیرت النعمان'' میں لکھا ہوا ہے کہ کب فقہ کی تدوین شروع ہوئی اور کب ختم ہوئی؟ اس مجلس کے فلاں فلاں ممبر ہوئے۔ وہ کس کس سال پیدا ہوئے؟ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ آخر دیکھ سکتے ہو۔ امام صاحب نے ان کے ساتھ کیا کیا۔ فتویٰ لکھایا۔۔۔۔ یا فقہ بھی آپ کی ایسی ہی بنی ہے۔

قرآن اور حدیث کی شان

مسلمانو! کچھ تو اللہ کا خوف کرو۔ عوام الناس کو کیا سکھلا رہے ہو؟ قرآن تو وہ ہے جو عرش والے کی طرف سے نازل ہوا۔ سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ۸۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَّأْتُوا بِمِثْلِ هَـٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾

ساری زمین کے انسان اور جن جمع ہو کر بھی ایسا قرآن نہیں بنا سکتے۔ پیغمبر ﷺ کے کلام میں ایسا اثر تھا کہ ضماد نامی جادوگر جو جھاڑ پھونک کا کام کرتا تھا۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ مکہ مکرمہ کے میلے میں آیا اور سب اپنے اپنے کرتب دکھا رہے تھے، اس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں باتیں سنیں کہ ان کے اوپر جن کا اثر ہے اور وہ دیوانے ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ)۔ اس نے کہا کہ: اچھا موقعہ ملا میں کوشش کر کے اس کو ٹھیک کر دوں تو میرے لیئے بہت فائدہ کی بات ہو گی۔ وہ سیدھا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، کہنے لگا: جنابِ عالی! میں جادو اتارتا ہوں اور جھاڑ پھونک کا کام کرتا ہوں۔ یہ جنون اور دیوانگی کے سب اثر زائل ہو جائیں گے۔ مجھے موقع عنایت فرما دیں تا کہ میں آپ کا علاج کر سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے لیکن میری بات تو سنو! کہنے لگا ٹھیک ہے۔ وہ خوش ہوا کہ اب بیمار حکیم کے سامنے بات کر رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ علاج کروانا چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُه‘ وَنَسْتَعِيْنُه‘ وَنَسْتَغْفِرُه‘ ،وَ نَعُوْذُ بِا للّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَا لِنَا، مِنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه‘ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَه‘، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ أَ نَّ مُحَّدَاً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه‘.

یہ خطبہ آپ ﷺ نے پڑھا۔ کیا یہ قرآن ہے؟ اسے قرآن کہو گے؟ نہیں بلکہ حدیث ہے۔ وہ عرب تھا، مطلب کو سمجھ گیا۔ ترجمہ میں آپ کو سناتا ہوں، پھر آگے چلتے ہیں۔

”سب تعریفیں اللہ جل وشانہٗ کیلئے ہیں، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ ہمارا سچا بھروسہ اسی ذات پر ہے جس کو سیدھے راستے پر لگائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ ہمارے نفس کی برائیاں اور ہمارے عملوں کی شامتیں، ان سب سے ہم اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق (کوئی داتا، کوئی

دستگیر) نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

یہ ہے اس کا مطلب و معنیٰ۔ وہ عرب تھا فوراً سمجھ گیا۔ ہر اہلِ زبان اپنی زبان کو خوب سمجھتا ہے۔ ہمارے سامنے کوئی سندھی زبان میں بات کرے گا تو ہم اس کی سندھی میں قابلیت سمجھ جائیں گے۔ اردو والے اردو کی قابلیت سمجھ جائیں گے۔ عرب، عربی کی قابلیت سمجھ جائیں گے۔ جب اس نے یہ الفاظ سنے جو قرآن کے بھی نہیں تھے بلکہ انسان کا کلام تھا۔ کہنے لگا: دوبارہ پڑھیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پڑھا پھر تیسری دفعہ پڑھنے کیلئے کہا۔ آپ ﷺ نے تیسری دفعہ پڑھا۔ تب کہنے لگا:

(وَاللّٰهِ سَمِعْتُ كَلَامَ الْفُصَحَاءِ وَالْبُلَغَاءِ وَالشُّعَرَاءِ مَا سَمِعْتُ مِثْلَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَلَقَدْ بَلَغَنِيْ نَاعُوْسُ الْبَحْرِ)

''میں نے شاعروں کے اور فصیح و بلیغ لوگوں کے کلام سنے، لیکن اس جیسا کلام نہیں سنا۔ تمہارے ان کلموں نے مجھے سمندر کے بیچ ڈال دیا ہے۔''

''هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ'''' اپنا مبارک ہاتھ بڑھائیے تا کہ میں اسلام پر آپ سے بیعت کروں''۔ اسی وقت مسلمان ہوا۔ یہ ہے پیغمبرِ اسلام ﷺ کا کلام اور قرآن کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ ہمارے پاس یہ چیز ہے اور تمہارے پاس وہ چیز ہے کہ جس کی تدوین میں کوئی ایک سال کا، کوئی تین سال کا لڑکا، کوئی پانچ سال کا کوئی سات سال کا۔ ان سب نے مل کر فقہ کی تدوین کی۔ فقہ بھی ایسی بنائی کہ کیا منہ لے کر دنیا کو دکھاؤ گے۔ جو لوگ آج یہ سنیں گے کہ تمہارے پاس جو فقہ کی تدوین کیلئے بیٹھے تھے ان میں کوئی ایک سال کا کوئی تین سال کا کوئی پانچ سال یا سات سال کا اور کسی کا وجود ہی نہیں تھا۔ ان کے آگے تم کون سی ناک لے کر جاؤ گے؟ سوچ کر بتاؤ۔ تمہیں کہیں گے کہ مولوی صاحب تمہاری فقہ تو ایسی ہے کہ جسے بچّوں نے مل کر بنایا ہے۔

چاروں مذاہب خیرالقرون کے بعد شروع ہوئے

اب آیئے آپ کو آپ کے حنفی کا فتویٰ سناتا ہوں۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے۔ یہ مولوی فقیر محمد جہلمی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کا نام ''حدائق الحنفیہ'' ہے۔ اس میں حنفی علماء کے احوال لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں کیا لکھتے ہیں تم لوگ سنو، ہمارے بارے میں تو سن چکے کہ کاندھلوی صاحب نے کہا کہ صحابہ سب اہلِ حدیث تھے۔ ان میں کوئی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نہیں تھا۔ سب کے سب اہلِ حدیث تھے۔ اب جہلمی صاحب صفحہ:۱۱۵ پر فرماتے ہیں کہ ''تیسری یا چوتھی صدی ہجری میں چاروں آئمہ کے مذاہب مقرر ہوگئے۔'' یہ آپ کا حنفی مولوی کہتا ہے کہ تیسری یا چوتھی صدی ہجری میں چاروں آئمہ کے مذاہب، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی مقرر ہوگئے تھے یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد، صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد، تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے بعد، اماموں رحمۃ اللہ علیہم کے بعد۔ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تمہارا مذہب نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ چاروں اماموں کے پاس سے آیا۔ پھر آیا کہاں سے؟ کہیں سے بھی نام اور اتہ پتہ نہیں ملا۔

ایک عجیب مثال

بچپن میں ہم پڑھتے تھے۔ مفید الطالبین بچوں کی کتاب ہے۔ اس میں ایک فرضی قصہ ہے کہ ایک شیر بوڑھا ہوگیا اور جانوروں کے پیچھے دوڑ نہیں سکتا تھا اور نہ پکڑ سکتا تھا اور جب بھوک سے مرنے لگا تو اس نے ایک حیلہ یعنی بہانہ بنایا اپنے آپ کو بیمار بنا کر غار کے ایک کونے میں پڑا رہا۔ سوچا کہ جو بھی اندر آئے گا اس کو پکڑلوں گا اور وہ بچ نہیں سکے گا۔ کئی جانور اس کو پوچھنے کیلئے آنے لگے۔ جو بھی ہاتھ لگتا اس کو کھا جاتا۔ لومڑی چالاک ہوتی ہے اس نے دور سے بیٹھ کر کہا سرکار خوش ہو؟ کہنے لگا آؤ میرے پاس آؤ باتیں کریں گے۔ کہنے لگی: بس دور سے ہی بادشاہی سلام! کہنے لگا: دیکھو یہ ساری دنیا آرہی ہے اور ان کے پاؤں کے نشان پڑے

ہیں۔لومڑی نے کہا: صحیح ہے پاؤں کے نشان سب کے نظر آ رہے ہیں مگر واپس کوئی نہیں آیا۔سو ہم نے پاؤں کے نشان تمہارے گھر تک پہنچا دیئے ہیں! آگے تم ظاہر کر دو معاملہ صاف ہو جائے گا۔

چار مذاہب کہاں سے آئے؟

تم لوگ کہتے ہو کہ چار مذاہب بہت ضروری ہیں ،اس کے علاوہ کوئی دین نہیں ہے۔اب اس کے بارے میں بھی حنفیوں کے فیصلے سنو! اس لیئے کہ قرآن وحدیث سے تمہیں کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ہے میرے ہاتھ میں کتاب ''**القول السدید فی بعض مسائل الاجتهاد والتقلید**'' تصنیف شیخ محمد بن عبدالعزیز المکی الحنفی۔ یہ تمہارے حنفی عالم ہیں،وہ اس کتاب کے صفحہ تین پر لکھتے ہیں:

(اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ اِعْلَمْ اَنَّهُ لَمْ يُكَلِّفِ اللّٰهَ اَحَداً مِنْ عِبَادِهِ بِاَنْ يَّكُوْنَ حَنَفِيًّا اَوْ مَالِكِيًّا اَوْ شَافِعِيًّا اَوْحَنْبَلِيًّا بَلْ اَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْاِيْمَانَ بِمَا بَعِثَ بِهِ مُحَمَّداً ﷺ وَالْعَمَلَ بِشَرِيعَةِ)

''اللہ تعالیٰ نے کسی کو مجبور نہیں کیا ہے اور نہ حکم دیا ہے کہ وہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی یا حنبلی بنے، کسی کو بھی ایسا حکم نہیں دیا گیا ہے''۔

پھر تم نے کہاں سے لیا؟ آگے چل کر کہتے ہیں:

''بلکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ محمد ﷺ جو شریعت لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل کرو''۔

کسی کو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی ہونے کیلئے مجبور نہیں کیا۔

اب آپ کے مشہور عالم ملا علی قاری جن کو آپ کے مولوی صاحبان خوب بیان کرتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ آپ لوگ ان کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اس لیئے کہ میرا تمہارے اوپر قرض

ہے۔ایک تو تمہارے پیر کا حوالہ پیش کیا،تم پیر صاحب (پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کو مانتے ہو یانہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ اہلِ سنّت اہلِ حدیث ہیں اور حنفی مرجیہ ہیں، اہلِ سنّت نہیں ہیں۔ یہ ہے پیر صاحب کا حوالہ۔اب آیئے آپ کے ملاعلی قاری صاحب کا فیصلہ سنیں۔ یہ میرے ہاتھ میں ملاعلی قاری کی ''شرح عین العلم'' ہے جس کے صفحہ ۲۴۶ جلداول میں لکھتے ہیں:

(وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ مَا کَلَّفَ اَحداً اَنْ یَّکُوْنَ حَنَفِیاً اَوْ مَالِکِیًّا اَوْشَافِعِیًّا اَوْحَنبَلِیًّا)

''یہ بات ظاہراور معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی حکم نہیں دیا اور نہ ہی مجبور کیا ہے کہ وہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو''۔

جب اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا تو پھر یہ مذہب کہاں سے آئے؟ ادھر مولوی ادریس کاندھلوی صاحب فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوئی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نہ تھا۔ یہ آپ کے مولوی فقیر محمد جہلمی کہتے ہیں کہ تیسری صدی میں یہ شروع ہوئے ہیں اور ملاعلی قاری کہتے ہیں کہ کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے مجبور نہیں کیا ہے۔ پھر بات یہ ہوئی کہ ساری پابندیاں خود ساختہ اور خود عائد کردہ ہیں۔

آپ کو صاف صاف بتاتا ہوں کہ آپ کے مذہب میں نہ قرآن کی عزت ہے نہ حدیث کی عزت، نہ اللہ تعالیٰ کی عزت ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ کان کھول کر سنو!

احناف کے نزدیک قرآن کی عزت

پہلے سنو کہ قرآنِ مجید کی آپ کے یہاں کیسی عزت ہے؟ کہتے ہو کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں۔ یہ فتاویٰ قاضی خان ہے۔فتویٰ کی آپ کے ہاں مشہور کتاب ہے۔جس میں آپ کے مذہب کے فتوے موجود ہیں۔صفحہ:۷۹۴ پر لکھتے ہیں کہ

(وَتَعَلَّمُ الْفِقْهِ اَوْلٰى مِنْ تَعَلُّمِ تَمَامِ الْقُرْآنِ)

''یعنی سارا قرآن سیکھنے سے فقہ کا سیکھنا زیادہ بہتر ہے۔''

دوسری کتاب شامی ہے جس کے صفحہ:۳۹ پر بھی یہی عبارت درج ہے۔اب بتائیے قرآن کی کیا عزت ہے آپ کے نزدیک؟ آپ لوگوں کے نزدیک قرآن کی کوئی عزت نہیں۔اب یہ مسئلہ کان کھول کر سنو اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر، کہیں ایسا نہ ہو کہ حرکتِ قلب بند (Heart fail) ہو جائے۔فتاویٰ قاضی خان، صفحہ:۷۸۰ پر تحریر ہے کہ

(وَالَّذِيْ رَعَفَ فَلَا يَرْقَأُدَمُهٗ فَاَرَادَاَنْ يُّكْتُبَ بِدَمِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَ لْإِسْكَافُ: يَجُوْزُ قِيْلَ لَوْ كَتَبَ بِالْبَوْلِ قَالَ لَوْ كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ لَا بَأسَ بِهٖ قِيْلَ لَوْ كَتَبَ عَلٰى جِلْدِ مَيْتَةٍ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ جَازَ)

کہتے ہیں کہ نکسیر (یعنی ناک کے خون) سے پیشانی پر قرآن لکھنا جائز ہے۔(حالانکہ حنفیوں کے نزدیک خون ناپاک ہے) اور اسی سے قرآن لکھنا بھی جائز۔یہ ہے تمہارے یہاں قرآن کی عزت۔پوچھنے والا پوچھتا ہے:اگر پیشاب سے لکھے تو پھر؟ کہا:اگر شفاء ہو جائے تو لکھ سکتا ہے۔پوچھا گیا:اگر وہ کسی مردہ جانور کے چمڑے پر قرآن لکھے تو؟ کہا:اگر اس میں شفاء ہے تو کوئی حرج نہیں۔اب جواب دیجیئے کہ قرآن کو مانتے ہو؟ قرآن کا پیشاب[5] سے لکھنا آپ لوگوں (یعنی احناف) کے نزدیک جائز ہے۔تم لوگوں کا قرآن پر ایمان بھی اسی قسم کا ہے۔باقی آپ کا قرآن سے کونسا واسطہ ہے؟ یہ آپ کے مذہب کی کتاب شامی ہے۔اس میں بھی یہ عبارت درج ہے۔اسی لیئے پیر صاحب بیعت والے کہتے ہیں کہ شامی میں تو صرف شام لگی ہوئی ہے یعنی خوب مزہ آرہا ہے۔اسی کتاب شامی کے صفحہ:۲۱۰، جلد

(5) نقلِ کفر کفر نباشد۔مجبوراً حقائق کی وضاحت کیلئے تحریر کرنا پڑ رہا ہے۔(مترجم)

اوّل میں مرقوم ہے کہ

(لَوْ رَعَفَ فَكَتَبَ الْفَاتِحَةَ بِالدَّمِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ جَازَ لِلْاِسْتِشْفَاءُ وَبِالْبَوْلِ اَيْضًا اِنْ عَلِمَ بِهٖ شِفَاءً لَابَأْسَ بِهٖ)

''جب نکسیر پھوٹ جائے پھر اس خون سے الحمد (سورۃ فاتحہ) اپنی پیشانی پر لکھے تو بھی جائز ہے اور شفاء کیلئے پیشاب سے لکھنا بھی جائز ہے۔''

اب جواب دیجیئے کہ تمہاری فقہ حنفیہ میں قرآن کی کیا عزت ہے؟

احناف کے نزدیک حدیث کی عزت

آیئے اب دیکھیں کہ حدیث کی آپ کے یہاں کیا عزت ہے؟ یہ فتاویٰ عالمگیری ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ہماری مرتب کردہ شریعت ہے۔ جس کو پانچ سو علماء نے بیٹھ کر مرتب کیا ہے۔ اس کے صفحہ: ۴۷۷، جلد پنجم میں تحریر ہے:

(طَلَبَ الْاَحَادِيْثِ حِرْفَةُ الْمَفَالِيْسِ)

''حدیث کی طلب اور حدیثوں کو سیکھنا مفلسوں کا کام ہے۔''

اس لیئے فقہ پڑھو گے تو مالدار بن جاؤ گے چونکہ اس کے اندر سب کچھ جائز ہے۔ اس کے اندر بہت مزے ہیں۔۔۔۔۔ اور ان بیچاروں (حدیث کے طالبوں) کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ پھر فقیر نہ ہوں گے تو اور کیا ہوں گے؟ یہ ہے آپ لوگوں کے نزدیک حدیث کی عزت۔ جب تمہارے پاس نہ قرآن کی عزت ہے نہ حدیث کی عزت ہے تو پھر کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو؟ حدیث اور قرآن سے تمہارا کوئی واسطہ رہا ہی نہیں، باقی رہے اقوال، قیاس اور آراء سو یہ آپ کے نصیب میں ہیں، ہمارے لیئے قرآن وحدیث ہی کافی ہیں۔

احناف کے کچھ عجیب وغریب مسائل

اس کے بعد اب دل چاہتا ہے کہ دو تین مزید مسئلے آپ لوگوں کو سناؤں۔سب نہیں سناؤں گا پھر دیکھتا ہوں کہ تم لوگوں کا ردِ عمل کیا ہوتا ہے؟اور پھر بھی باز نہ آئے یا کوئی ایسا دھما کہ کیا تو پھر میں ''دوبارہ آخر تمہارا ایسا کچا چٹھا کھولوں گا کہ یاد رکھو گے''۔تمہاری سب کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔یہ میں بتائے دیتا ہوں میں اب پیچھے نہیں ہٹوں گا۔اپنی روش بدلو!تم شوق سے اپنا مذہب بیان کرو،خوش دلی سے دلائل دو،ہماری دلیلوں کا جواب اخلاق سے دو ہم بھی دلائل سے جواب دیں گے پھر عوام خود فیصلہ کریں گے۔ہمارے پاس شوق سے آپ کے علماء آئیں،ہم ان کی عزت کریں گے،لاکھ مرتبہ آئیں بسر و چشم ہمارے سر آنکھوں پر لیکن اخلاق کے ساتھ۔مگر یہ طریقہ جو تم لوگوں نے اختیار کیا ہے سو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے تمہارے گندے مسئلے بتاؤں گا کہ تم سن کر تڑپو گے اور تمہاری غیرت جوش میں آجائے گی۔

جبری طلاق (زبردستی کی طلاق)

تمہارا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ جبری طلاق ہو جاتی ہے یعنی کوئی شخص کسی کی بیوی کو زبردستی طلاق دلوادے تو تمہارے مذہب میں طلاق واقع ہو جائے گی حالانکہ حدیث میں ہے کہ

((لَا طَلَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ)) (ابو داؤد،ابن ماجہ)

''جبری طلاق ہوتی ہی نہیں۔''

مگر آپ لوگوں کے نزدیک ہو جاتی ہے۔اب مجھے بتائیے حکام،امراء،بااثر،وڈیرے اور زمیندار کیوں نہ حنفی بنیں۔جس کی بیوی پسند آئی،جبری طلاق دلا کر حاصل کر لی۔بادشاہ اسی لیئے حنفی بنے۔اس لیئے کہ ان کیلئے حنفی مذہب میں بہت سی رعایتیں ہیں۔تم لوگوں نے حنفیت کو اس لیئے اختیار کیا ہے تا کہ لوگوں کو ناجائز سہولتیں دی جائیں۔حالانکہ تمہارے پاس کوئی آئین نہیں ہے جبکہ ہمارے پاس انصاف اور عدل پر مبنی آئین موجود ہے۔

محدّثین کی کتاب الصلوٰۃ

آپ لوگ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن شیبانی نے سب سے پہلے نماز کی کتاب ''الجامع الصغیر'' لکھی ہے اور مزید (بطورِ چیلنج) کہتے ہو کہ ان سے پہلے کوئی نماز کی کتاب دکھاؤ۔ یہ میرے ہاتھ میں آپ کے حنفی عالم کی لکھی ہوئی کتاب ''ھدیۃ العارفین'' ہے جس کے صفحہ: ۲۰۶، جلد اول میں ابن علیہ کے بارے میں بتاتا ہے جو ۱۹۳ھ میں فوت ہوا اور امام محمدؒ کے زمانہ کا عالم ہے۔ کہتا ہے کہ اس (یعنی ابن علیہ) نے یہ کتابیں تحریر کی ہیں:

(۱) تفسیرِ قرآن (۲) کتاب الصلوٰۃ (۳) کتاب الطہارہ (۴) کتاب المناسک

اس کا مطلب یہ ہوا کہ محدّثینِ کرام نے شروع ہی میں کتابیں تحریر کی ہیں۔ یہ تم لوگوں کا بہتان ہے کہ سب سے پہلے امام محمد نے کتاب لکھی ہے۔

جھوٹی گواہی

لیکن تم لوگ پھر بھی امام محمد کی تصنیف کردہ کتاب ''الجامع الصغیر'' کو ہی تسلیم کرتے ہو۔ اسی کتاب میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں۔ صحت کا انحصار اسی کے سر پر ہے۔ [6] فرماتے ہیں کہ کوئی عورت کہے فلاں آدمی میرا شوہر ہے، نکاح بھی اس کا نہیں ہوا، شادی بھی نہیں ہوئی، صرف گواہ کہیں کہ فلاں آدمی اس کا شوہر ہے پھر اگر قاضی نے یہ فیصلہ دیا کہ اب یہ اس کی بیوی ہے تو وہ بیوی ہوگئی۔ اللہ لگتی بات کہو کہ کیا وہ اس کی بیوی ہوگئی؟ اس کیلئے حلال ہے؟ امام محمد ''الجامع الصغیر'' میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اس کی بیوی ہوگئی۔ ''وَسِعَ الْمَقَامَ مَعَهَا'' یعنی اس کے ساتھ ہمبستری بھی کرسکتا ہے۔ اس لیئے کہ ان کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ ظاہر باطنی کو بھی شامل ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ سے بڑا دوسرا کوئی قاضی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ آپ ﷺ نے خود فرمایا صحیح مسلم کی حدیث ہے:

(6) یعنی یہ ناقل کی ذمہ داری ہے اور نقل کرنے والا بھی احناف کا عظیم فقیہہ ہے۔ (مترجم)

((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَلْحَنُ مِنْ بَعْضٍ بِحُجَّتِہٖ))

''جب تم میرے پاس کسی فیصلہ کیلئے آتے ہوتو میں کہتا ہوں کہ میں بھی انسان ہوں۔کچھ لوگ تم میں سے گفتگو کرنے میں چالاک، چرب زبان ہوتے ہیں۔میں ان لوگوں کی گفتگو سن کر فیصلہ دے دیتا ہوں۔اگر وہ اس کا مستحق نہ ہوتو نہ لے۔''

((اِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ))

''میں اس کو کوئی چیز نہیں دوں گا بلکہ جہنم کی آگ دوں گا''۔(7)

وہ مجھ سے نہ لے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ آگ کا انگارہ ہے جہنم کی آگ ہے اور اس کے برعکس امام محمد فرماتے ہیں کہ بڑے شوق سے حاصل کرے۔یہ ہیں تمہارے مسائل۔

قرآن کی سورتوں کا انکار

اب سوچئے جو کوئی قرآن کے کسی لفظ کا انکار کردے تو کیا وہ مسلمان رہے گا یا کافر؟غور کریں چاہے کوئی چھوٹی سی سورۃ ہو مثلاً ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ان کا انکار کرے تو پھر وہ مسلمان رہے گا یا کافر ہو جائے گا؟یقیناً کافر ہو جائے گا۔اب سنیئے:تمہارا مذہب کیا کہتا ہے؟یہ فتاویٰ عالمگیری میرے ہاتھ میں ہے۔اس کے صفحہ ۲۶۷، جلد دوم میں ہے:

(اِذَا اَنْکَرَ الرَّجُلُ کَوْنَ الْمُعَوِّذَتَیْنِ مِنَ الْقُرْآنِ لَا یُکَفَّرُ)

''جو کوئی آدمی انکار کرے کہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ

(7) یعنی اگر وہ اس فیصلہ (چیز) کا مستحق نہیں ہے اور پھر بھی وہ اس نے لے لیا تو سمجھ لو کہ وہ جہنم کا انگارہ لے رہا ہے۔(مترجم)

اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس قرآن کی سورتیں نہیں ہیں تو اس کو کافر نہ کہا جائے۔"
یہ تمہارے نزدیک قرآن کی عزت ہے۔

سورۂ فاتحہ کا انکار

تاریخ ابن عساکر میں ایک واقعہ ہے کہ محدّث حاتم عفکی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک حنفی فقیہہ آیا۔ آتے ہی اس کو دبایا یعنی پریشر میں لیا اور کہا کہ تو ہے وہ شخص جو لوگوں کو کہتا ہے کہ امام کے پیچھے الحمد پڑھا کرو۔ اس کے سوا نماز نہ ہوگی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں کہتا ہوں اس لیئے کہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ جو شخص الحمد نہیں پڑھے گا اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کہنے لگا کہ جھوٹ کہتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کہہ سکتے۔ الحمد (یعنی سورۂ فاتحہ) تو ان کے زمانہ میں نازل ہی نہیں ہوئی، یہ تو عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نازل ہوئی ہے۔
شرم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ قرآن کا بھی انکار اور ختمِ نبوت کا بھی انکار۔(8)

ختم نبوت کو کون مانتا ہے؟

ختمِ نبوت کو بھی یہ جس طرح تسلیم کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ختمِ نبوت تو نہیں رہی۔ یہ میرے پاس مولوی محمد قاسم نانوتوی، بانی دارالعلوم دیوبند کی کتاب "تحذیر الناس" موجود ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (سورۃ الاحزاب: ۴۰)
"بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔"

مسلمانوں کا یہ اہم عقیدہ ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ آپ ﷺ کی عظیم ترین فضیلت ہے کہ

(8) کس منہ سے قادیانیوں کو ختم نبوت کا منکر کہتے ہو؟ (مترجم)

آپ آخری نبی ہیں جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی مانے تو کیا آپ ﷺ (اس نام نہاد مسلم کی نظر میں) خاتم النبین رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ تحذیر الناس صفحہ: ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ ''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں یا بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ میں فرق نہیں آئیگا۔'' مانا کہ دوسرا نبی آئے گا تب بھی آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں پھر کیسے خاتم النبیین رہے۔ نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے، اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے۔ مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں۔ آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں۔ بات ایک ہی ہے: ''تم ایک ہی گائے کے چور ہو۔''(9)

میرے دوستو! یہ جو آپ نے ڈھونگ رچایا ہے اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ انگریزوں کے زمانہ سے تمہاری جماعت شروع ہوئی، مدرسہ دارالعلوم دیوبند انگریزوں کے زمانے سے شروع ہوا، اس سے قبل دیوبند کا نام ہی نہیں تھا۔(10) اہلِ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے چلے آرہے ہیں۔ تمہارے احناف اکابرین کی گواہیاں، شہادتیں اس سے قبل پیش کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ تمہیں اور کیا چاہیئے؟

رسول اللہ ﷺ نے دین کو مکمل پہنچایا ہے

آپ ﷺ دین کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کو اچھے طریقے سے سمجھا چکے ہیں۔ خاص طور سے نمازِ پنج وقتہ جماعت کے ساتھ پڑھائی تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھ کر نماز سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور انہوں نے ایک دوسرے کو سکھا کر اپنی نماز کا نقشہ ہم تک پہنچایا۔ مگر اب سننے میں آرہا ہے۔ کہتے ہیں کہ نماز تفصیل وار حدیث میں بیان نہیں ہوئی ہے اور نماز کے کئی مسئلے

(9) یہ محاورہ ہے یعنی نظریہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ (مترجم)

(10) یہ صرف ہمارا کہنا نہیں بلکہ یہ بات تو زبان زد عام ہے۔ مثلاً بریلوی مکتبِ فکر کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانی کا کہنا ہے کہ مدرسہ دیوبند انگریزوں نے قائم کیا۔ اس سے اختلافات پیدا ہوئے۔ ملاحظہ ہو جنگ سنڈے میگزین ۳ تا ۹ مارچ ۲۰۰۲ء (عبدالحمید گوندل)

حدیث میں نہیں ہیں بلکہ فقہ میں تفصیل سے بیان کیئے گئے ہیں مگر یہ سفید جھوٹ ہے۔حدیث میں نماز کا ایک ایک مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔محدّثین رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی کتابوں میں ایک ایک مسئلے کیلئے الگ الگ باب قائم کر کے اس کے تحت احادیث کا ذکر کر کے مسائل بیان کیئے ہیں۔ایسی حقیقت کا انکار کرنا دن میں سورج کے انکار کے مترادف ہے بلکہ یہ چاروں فقہ والے اپنے مسائل احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ ایک ایسا جھوٹ ہے جو کوئی جاہل آدمی بھی نہیں کہہ سکتا۔اس لیئے کہ حدیث میں مسائل بیان نہیں ہوئے ہیں تو پھر فقہ والے کہاں سے لے آئے؟اس طرح ان کا یہ دعویٰ غلط ٹھہرتا ہے کہ ہماری فقہ حدیث سے لی گئی ہے یا حدیث کا نچوڑ ہے۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿يَآأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾ (سورۃ المائدہ:٦٧)

”اے پیغمبر!جو ارشادات اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچادیں اور اگر ایسا نہ کیا تو آپ اللہ کے پیغام پہنچانے میں قاصر رہے(یعنی پیغمبری کا فرض ادا نہ کیا)۔“

پھر جب تم یہ کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں مکمل نماز کا بیان نہیں ہے تو درحقیقت یہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کی ذات پر خیانت کا الزام لگانا ہے اور بہتان بھی کہ آپ ﷺ نے نماز جیسے اہم دینی معاملے کی بابت احکام اور مسائل نہیں سمجھائے۔حالانکہ کوئی بھی مسلمان ایسے بہتان کی جرات نہیں کرسکتا۔یہ دوسری بات ہے کہ کسی کو لاعلمی کی بناء پر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوا ہو تو یہ اس کا علمی قصور ہے نہ کہ حدیث کا۔تم شوق سے ایسے بہتان لگا کر احادیث کے مسئلے چھپاتے رہو مگر ان شاء اللہ اہلِ حدیث انہیں ظاہر کریں گے اور کرتے رہیں گے۔

دیو بندی کلمہ اور درود

تمہارے دیو بندی مذہب کا یہ حال ہے کہ رسالہ ''الامداد'' تھانہ بھون ماہ ۱۳۳۶ھ عدد ۸ جلد: ۳ جس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے مضامین، تقریریں اور فتوے درج ہیں اس کے صفحہ ۳۴۔۳۵ میں ایک واقعہ درج ہے جو آپ حضرات کی عبرت کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ ان کا مرید لکھتا ہے:

''ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالب علم تھے، ان کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور (اشرف علی) سے بیعت یافتہ ہیں۔ اس لیۓ ان سے اور بھی محبت ہوگئی تو اثناء گفتگو معلوم ہوا کہ ان کے پاس تھانہ بھون سے دو رسالے ''الامداد'' اور ''حسن العزیز'' بھی ماہوار آتے ہیں۔ بندے نے ان کے کہنے کے واسطے درخوست کی تو ان مولوی صاحب طالب العلم نے مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیئے۔ الحمد للہ جو لطف ان سے اٹھایا، بیان سے باہر ہے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ ''حسن العزیز'' دیکھ رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ ''حسن العزیز'' کو ایک طرف رکھ دیا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی۔ اس لیۓ رسالہ ''حسن العزیز'' کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ'' پڑھتا ہوں لیکن ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کی جگہ حضور (اشرف علی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل میں تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان پر بے ساختہ رسول اللہ ﷺ کے نام کی جگہ اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ

نکلتا ہے۔دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شیخ حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے۔بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدراک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی کہتا ہوں:

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِیْ)

حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں، اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت طاری رہی، خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

اس کے جواب میں مولوی اشرف علی لکھتے ہیں کہ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنّت ہے۔"

غور کیجئے کہ مولوی اشرف علی صاحب سائل کو اس غلط کلمہ یا صلوٰۃ (درود) کی بابت کسی قسم کی تنبیہ نہیں کرتے۔یا توبہ استغفار کے بارے میں نہیں سکھاتے بلکہ اس فعل کو صحیح قرار دیتے ہیں یعنی جس کا تو نام لیتا ہے (کلمہ اور درود جس کے نام پر پڑھتا ہے) اور جس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ بھی سنّت کا تابعدار ہے۔یہ ہیں آپ کے دیوبندی پیر اور اس کے مرید۔

مذہبِ اہلِ حدیث کی تصدیق احناف کے زبانی

آخر میں ہندوستان کے مایہ ناز حنفی عالم مولوی عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ جن کی علمیت اور تحقیق پر تم احناف کو ناز ہے۔ وہ اپنی کتاب ''امام الکلام'' صفحہ:۲۱۶ طبع پاکستان میں اہلِ حدیث کی حقانیت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

(وَمَنْ نَظَرَ بِنَظْرِ الْاِنْصَافِ وَغَاصَ بِحَارَ الْفِقْهِ وَالْاُصُوْلِ مُجْتَنِباً عَنِ الْاِعْتِسَافِ يَعْلَمُ عِلْماً يَقِيْناً اَنَّ اَكْثَرَ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ وَالْاَصُلِيَّةِ الَّتِيْ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا فَمَذْهَبُ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْهَا اَقْوٰى مِنْ مَذْهَبِ غَيْرِ هِمْ وَاِنِّيْ كُلَّمَا اَسِيْرُ فِيْ شُعَبِ الْاِخْتِلَافِ اَجِدُ قَوْلَ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْهِ قَرِيْباً مِّنْ الْاِنْصَافِ فَلِلّٰهِ دَرُّهُمْ وَعَلَيْهِ شُكْرُهُمْ كَيْفَ لَا وَهُمْ وَرَثَةُ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا وَنُوَّابُ شَرْعِهٖ صِدْقاً حَشَرَنَا اللّٰهُ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَاَمَاتَنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَسِيْرَتِهِمْ)

''جو بھی انصاف کی نظر سے دیکھے گا اور بے انصافی سے بچ کر فقہ اور اصول کے سمندر میں غوطہ لگائے گا تو یقین کے ساتھ جان لے گا کہ اصولی اور فروعی مسئلوں میں، جن میں علماء کا اختلاف ہے ان میں اہلِ حدیث کا مذہب سب سے زیادہ مضبوط (قوی) ہے اور میں جب بھی اختلافی مسئلہ میں غور کرتا ہوں تو مجھے اہلِ حدیث کا قول انصاف کے قریب تر نظر آتا ہے۔ اللہ انہیں کیوں پیار اور اجر نہ دے کیونکہ یہی رسول اللہ ﷺ کے حقیقی وارث اور ان کی شریعت کے سچے نائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قیامت کے دن انہی کی جماعت میں اٹھائے اور انہی کے طریقے، محبت اور راستے پر موت دے۔''

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو سمجھ عطا فرمادے کہ حق کو سمجھیں۔ یہ مختصر سا بیان جو آپ کے سامنے پیش کیا ہے وہ دوبارہ آپ لوگوں کے گوش گزار کردوں کہ براہِ مہربانی ہمیں نہ چھیڑو۔ اپنے حال پر رحم کھاؤ، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

یَانَا طِحاً جَبلاً اِشْفِقْ عَلیٰ رَأْسِکَ وَلَا تُشْفِقُ عَلَی الْجَبَلِ

”او پہاڑ پر ٹکر مارنے والو! پہاڑ کو نہ دیکھو۔ بلکہ اپنے سر کو دیکھو“۔

تم شوق سے اپنی فقہ پر قیاس کرو۔ اپنے مذہبِ حنفی پر قیاس کرو، ہمارے اوپر کوئی اعتراض نہ کرو۔ ورنہ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اللہ کی قسم میں تمہاری سب کتابیں جن میں گندے گندے مسئلے ہیں ان کو نکال کر میدان میں رکھ دوں گا، اس لیئے ہمیں نہ چھیڑو۔ باقی ہزار مرتبہ تمہارے مولوی آئیں، وہ مولوی خود میرے پاس آئیں، میں مہمانوں کی طرح ان کی عزت کروں گا، تم لوگوں کو اپنا مذہب شوق سے سناؤ، اپنی دلیل بتاؤ، ہماری دلیلوں کا جواب دو، کوئی کسی کو برا بھلا نہ کہے، کسی پر حملہ نہ کرے، ہم بھی جواب دیں گے اور اپنے دلائل دیں گے، پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے آنکھیں عنایت کی ہیں، اللہ تمہیں دل (بصیرت) بھی عنایت کرے، تم انصاف سے سب کی باتیں سنو، جو بات تمہیں حق لگے وہ لے لو۔ یہ آسان بات ہے باقی ضد اور تعصب کا کوئی علاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

علّامہ بدیع الدین شاہ ایک نظر میں

❁**نام ونسب:** سید بدیع الدین شاہ بن احسان اللہ شاہ راشدی حسینی۔

❁**پیدائش:** آپ ضلع حیدرآباد سندھ میں مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۲ھ کو پیدا ہوئے۔

❁**تعلیم:** آپ نے باقاعدہ طور پر تعلیم حاصل کی ہے اور وقت کے اکابر علماء سے کسبِ فیض فرمایا ہے۔آپ کی ذہانت وحافظہ کا عالم یہ تھا کہ صرف تین ماہ کی قلیل مدت میں آپ تحفیظِ قرآن کریم مکمل کر کے حفاظِ کرام میں شامل ہو گئے۔

❁**مساعی جمیلہ:** شاہ صاحب توحید وسنت کے حامی،شرک وبدعت کے ماحی،ایک کامیاب مدرس ومبلغ اورایک عظیم محدّث وداعی تھے۔بلادِ پاکستان کے علاوہ دارالحدیث مکہ مکرمہ،مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی میں آپ کے دروس ومحاضرات ہوتے اور وعظ وارشاد کی مجلسیں قائم ہوتیں۔حرمِ مکی میں یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ تک قائم رہا۔

آپ کے پندونصائح سے ہزاروں افراد نے شرک وبدعت سے توبہ کی ہے۔آپ کے دروس ومحاضرات نے طلبہ کے ایک جمِ غفیر کو علاّمہ زماں بنادیا ہے۔نیز آپ نے علمی تحقیقات اور تصنیف وتالیفات کا سلسلہ بھی برابر جاری رکھا۔آپ نے عربی،اردواور سندھی تینوں زبانوں میں کتابیں لکھی ہیں۔علاوہ ازیں شاہ صاحب کو اہلِ بدعت کے چیلنجوں کا بھی سامنا رہا ہے۔آپ نے بہت سارے کامیاب مناظرے بھی کیئے ہیں۔اُن تمام کی تفصیلات کا ذکر ان دو صفحوں میں محال ہے۔یہاں پر صرف چند تلامذہ اور کچھ تصانیف کے نام ذکر کئے جاتے ہیں۔

❁**تلامذہ:** ① شیخ مقبل بن ھادی وادعی ② شیخ ربیع بن ھادی مدخلی ③ شیخ سلیم ھلالی ④ شیخ علی حسن حَلَبی ⑤ شیخ علی عامر یمنی ⑥ شیخ عمر سبیل ⑦ شیخ عبدالقادر سندھی ⑧ شیخ عبدالرب پاکستانی ⑨ شیخ عبداللہ ناصر رحمانی ⑩ شیخ حمدی عبدالمجید سلفی عراقی ⑪ شیخ عاصم

قریوتی اردنی ⑫ شیخ وصی اللہ عباس ⑬ شیخ زبیر علی زئی ⑭ شیخ شمس الدین عفغانی ⑮ شیخ محمد موسیٰ افریقی ⑯ شیخ توصیف الرحمٰن راشدی۔ان کے علاوہ ایک خلقِ کثیر کو آپ سے شرفِ تلامذہ حاصل ہے جن میں آپ کے فرزندانِ گرامی بھی شامل ہیں۔

❁ **تصانیف**: عربی:۔ ① **شرح کتاب التوحید لابن خزیمه ② منجد المستجیز لروایة السنة والکتاب العزیز ③ تهذیب الاقوال فیمن له ترجمة فی اظهار البراء من الرجال ④ جزء منظوم فی اسماء المدلسین ⑤ الاجابة مع الاصابة فی ترتیب احادیث البیهقی علی مسانید الصحابة ⑥ التبویب علی احادیث تاریخِ الخطیب ⑦ صریح محمَد فی وصل تعلیقات مؤطا الامام محمد ⑧ شیوخ الامام البیهقی ⑨ جلاء العینین بتحقیق روایة البخاری فی جزء رفع الیدین ⑳ القول اللطیف فی الاحتجاج بالحدیث الضعیف.**

اردو:۔ ① توحید الخالص ② اتباع السنہ ③ تنقید سدید ④ تاریخِ اہلحدیث ⑤ منہج اہلِ حدیث اور تقلید ⑥ **نشاط العبد بجهر ربنا ولک الحمد**

سندھی:۔ ① توحید ربانی یعنی سچی مسلمانی ② صلوٰۃ الرسول ③ **الوثیق فی جواب الوتیق ④ التنقید المضبوط فی تسوید تحریر المعبود ⑤ التفصیل الجلیل فی ابطال التاویل العلیل ⑥ تمییز الطیب من الخبیث بجواب تحفة الحدیث**

❁ **کیسٹیں**: آپ کی تقاریر، دروس اور مناظرے رکارڈ کئے گئے ہیں۔صرف آڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں۔

❁ **وفات**: شاہ صاحب جنوری ۱۹۹۶ء مطابق ۱۴۱۶ھ اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

❁ ❁ ❁ ❁